Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کو ۹۹۲

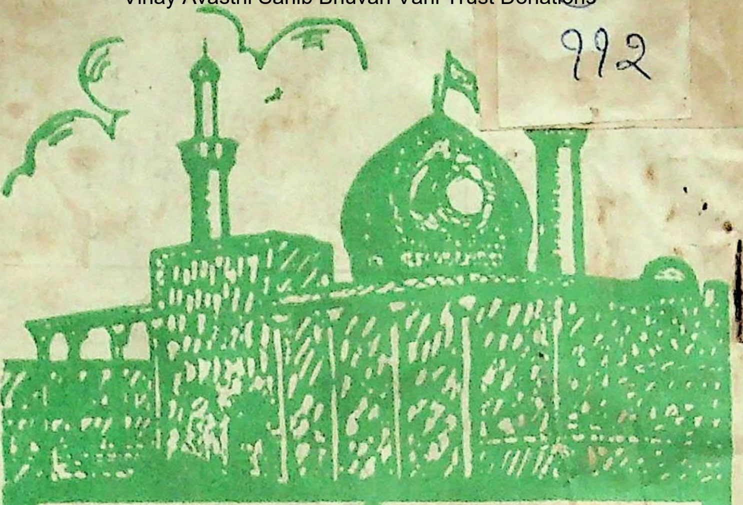

المعروف

ماضی کی یادگاریں

مرتبہ! اکبر عابدی حیدرآبادی

ناشر! حسینی پروانے آف حیدرآباد

سنہ ۱۴۰۰ ہجری مقیم کاظمین گیسٹ لکھنؤ ۱۹۸۰ء

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

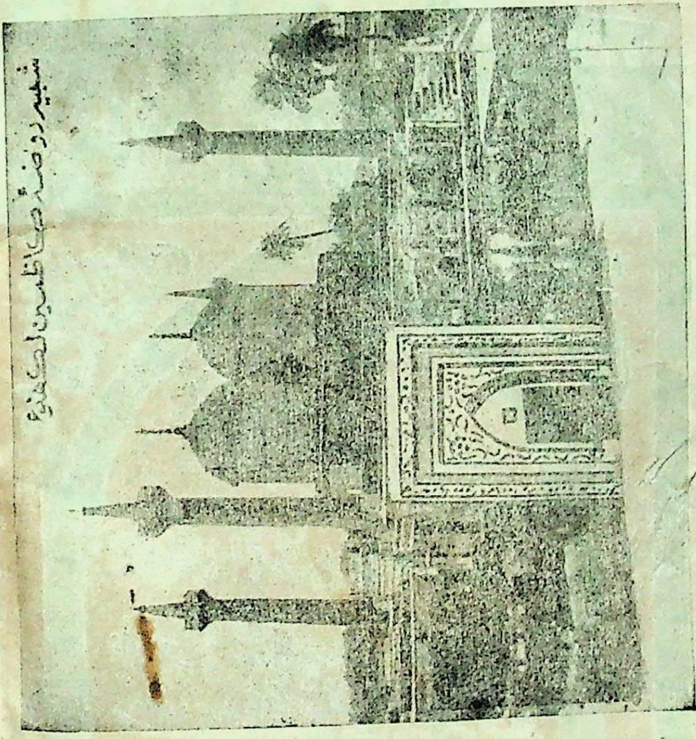

شبیہ روضۂ کاظمین لکھنؤ

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یثرب ہو، کربلا ہو، نجف ہو کہ سامرہ
ہر روضہ کی شبیہ مرے لکھنؤ میں ہے

فضل نقوی

قاضی کی یادگاریں

با تصویر

نوابین و شاہانِ اودھ لکھنؤ کے تعمیر کردہ شبیہ مقدسہ کی مختصر تاریخ
مع حالاتِ زندگی حضرت قاضی سید نور اللہ شوستری شہید ثالث علیہ الرحمہ

مرتبہ اکبر علی عابدی ابن حکیم حیدر

ناشر:- حسینی پروانے آف حیدرآباد (اے پی)
مقام اشاعت: امامباڑہ حسینی وقف صابرہ کربلائی صاحبہ مرحومہ
پتہ:- روبرو کاظمین گیٹ لکھنؤ
بار اول (۲۰۰۶ء) (ابکار پریس لکھنؤ) قیمت تین روپے

0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

فہرست مضامین

شاہان اودھ پر سرسری نظر

مضمون	صفحہ
شبیہ روضہ کاظمین۔	۴
کربلا میر خدابخش و حاجی سیتا۔	۵
کربلا عظیم اللہ خاں۔	۸
کربلا شاہ نصیر الدین حیدر۔	۹
کربلا ملکہ آفاق۔	۱۰
کربلا ملکہ جہاں۔	۱۱
کربلا نواب امداد حسین خاں۔	۱۲
کربلا معتمد الدولہ۔	۱۵
کربلا منشی فضل حسین۔	۱۶
کربلا مصاحب الدولہ۔	۱۷
کربلا نواب سعید الدولہ المعروف بہ نپن صاحب	۱۸
کربلا نواب عظمت الدولہ	۱۸
کربلا دیانت الدولہ۔	۲۰
کربلا عباس علی باغ۔	۲۳
درگاہ حضرت عباس ع	۲۵
امام باڑہ جھاؤلال۔	۲۹
شبیہ روضہ نجف ع۔	۳۲
روضہ زینبیہ۔	۳۳
امامباڑہ نواب آصف الدولہ	۳۵
امامباڑہ حسین آباد چھوٹا امامباڑہ	۳۷
مسجد خاک پاک اور امامباڑہ۔	۳۹
کربلائی مصری۔	۳۹
شبیہ روضہ فاطمین ع۔	۴۰
شاہ نجف ع	۴۲

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

• جامع مسجد حسین آباد۔	۴۳ صفحہ	• دار السلطنت اودھ لکھنؤ کا مشہور شیعہ کالج	۴۹
• روضہ جنت البقیع اور مسجد نبوی۔	۴۳ ،،	• چند مشہور جلوسہائے عزا۔	۵۰
• چند عمارتیں اور امام باڑے۔	۴۴ ،،	• چند مشہور نوحہائے غم	۵۱
• ناصریہ لائبریری۔	۴۵ ،،	• جیند زہرہ کی چند مشہور محافل۔	۵۱ ،،
• شاہی اسپتال و خیرات خانہ اور دار الشفا	۴۶ ،،		
• راجہ ٹکیت رائے کی دو مساجد	۴۷ ،،	• شیعہ ڈگری کالج۔	۵۱ ،،
• لکھنؤ کے دینی مدرسے۔	۴۷ ،،	• ۷۔ اہم اعلانات	۵۱ ،،

گذارش

یہ کتاب زیر طبع ہے مگر یہ کہ مزار شہید ثالث رح کی مجالس میں اس کتاب کا رسم اجرا جناب مولانا سعادت حسین صاحب قبلہ کے دست مبارک سے ہونا قرار پایا تھا اس وجہ سے یہ کتاب جو سٹو صفحات پر مشتمل ہے آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ یہ کتاب لکھنؤ کی ہر عبادت گاہ اور تاریخی عمارتوں کے سلسلہ میں ہر سیاح کے لئے ایک رہنما (گائڈ) کا کام انجام دے گی۔ اس کتاب کا بغرض معلومات ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ اگر آپنے ہماری ہمت افزائی فرمائی تو انشاء اللہ ایک ماہ کے بعد شاہان اودھ کے حالات زندگی سے متعلق ہم آپ کی خدمت میں اہم معلومات پیش کریں گے

O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Ko

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اسس وقت ہم نے اس کتاب میں شاہان اودھ کی تصاویر پیش کر دی ہیں۔

نیز یہ کہ اگر اس کتاب میں اس وقت کوئی غلطی ہو تو آپ فوراً تحریری طور پر ہمیں باخبر فرما کر شکریہ کا موقع دیجیے تاکہ ہم بار دوئم میں اپنی غلطی کی تصحیح شائع کر سکیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ ادارہ

شاہانِ اودھ پر سرسری نظر

محمد امین سعادت خاں برہان الملک:۔ امام موسیٰ کاظمؑ کی نسل سے تھے۔ النجف سے ہجرت کر کے نیشاپور (ایران) آئے اور ۱۷۰۸ء میں ہندوستان آئے۔ جب کہ اورنگ زیب کا زمانہ تھا۔ اور ۱۷۲۰ء میں آگرہ اودھ کے ہتمم (گورنر) مقرر ہوئے اور ۱۷۳۹ء میں انتقال ہوا۔

نواب صفدر جنگ:۔ ۱۷۳۹ء میں اودہ کے صوبیدار مقرر ہوئے اور ۱۷۵۴ء میں انتقال کیا۔ اور دہلی میں دفن ہوئے۔

نواب شجاع الدولہ:۔ ۱۷۵۴ء میں شجاع الدولہ بہادر صفدر جنگ کے جانشین ہوئے۔ اور ۲۶ جنوری ۱۷۷۵ء میں انتقال ہوا۔ اور فیض آباد میں دفن ہوئے۔

نواب آصف الدولہ:۔ ۲۸ جنوری ۱۷۷۵ء۔ نواب شجاع الدولہ کے

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نواب سعادت علی خاں

نواب سعادت علی خاں دوم

نواب شجاع الدولہ بہادر

نواب محمد علی شاہ

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نواب آصف الدولہ بہادر

نواب وزیر علی شاہ

نواب سعادت علی خاں

نواب غیاث الدین حیدر

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جانشین ہوئے اور ۲۰ ستمبر ۱۷۹۷ء میں رحلت فرمائی۔ علم و ادب کے قدردان تھے ان کے کتب خانہ میں ۳ لاکھ کتابیں تھیں۔

آصف الدولہ کے کار خیر میں دریائے فرات سے نجف اشرف تک پانی کی نہر نکلوانا یہ ایک ایسا کام تھا جس کے لئے انھیں قیامت تک سندِ افتخار مل گئی ہے۔ یہ اہم کام بڑے بڑے صاحب قدرت سلاطین بھی انجام نہیں دے سکتے تھے۔

وزیر علی شاہ آصف جاہ :- ۱۷۹۷ء۔ نواب آصف الدولہ کے جانشین ہوئے۔ مگر ایسٹ انڈیا کمپنی نے معزول کر کے قید کر دیا۔ اور حالت نظر بندی ہی میں انتقال ہوا۔

نواب سعادت علی خاں :- نواب وزیر علی کی کسمپرسی کی موت کے بعد نواب سعادت علی خاں ۲۱ جنوری ۱۷۹۸ء مسندِ وزارت پر آئے۔ اور ۱۸۱۴ء میں انتقال کیا۔ قیصر باغ لکھنؤ میں مقبرہ موجود ہے۔ ان کو زہر دلوایا گیا تھا۔

نواب غازی الدین حیدر :- نواب سعادت علی خاں کے بعد نواب غازی الدین حیدر ۱۸۱۴ء مسند نشین ہوئے۔ اور ۲۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء میں وفات پائی۔

شاہ نصیر الدین حیدر :- ۱۸۲۷ء میں تخت نشین اودھ ہوئے

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور ۱۸۳۷ء میں زہر دلوا کر ختم کر دیے گئے۔

شاہ رفیع الدین حیدر عرف منّا جان:۔ یہ شاہ نصیر الدین حیدر کے فرزند تھے۔ ان کو تخت نشین کرنا انگریزوں کی پالیسی میں نہیں تھا۔ چنانچہ انھوں نے خود بادشاہ بیگم کے ایما سے اپنی جانشینی کا اعلان کیا۔ چنانچہ انگریزی فوجیں محل پر حملہ آور ہوئیں۔ کشت و خون ہوا۔ انگریزوں نے شاہ کو گرفتار کیا۔ چنار گڑھ کے قلعہ میں مقید کیا اور محمد علی شاہ کو تخت نشین کر دیا۔ شاہ منّا جان نے ۱۸۴۶ء قید خانہ ہی میں وفات پائی۔

محمد علی شاہ:۔ ۱۸۳۷ء میں سریر آرائے حکومت ہوئے اور ۷ مئی ۱۸۴۲ء کو انتقال ہوا۔

امجد علی شاہ:۔ ۱۸۴۲ء میں تخت نشین ہوئے اور ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء میں وفات پائی۔ شاہ موصوف کی قبر سبطین آباد حضرت گنج میں ہے۔

واجد علی شاہ:۔ ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء سریر آرائے سلطنت اودھ ہوئے۔ شاہ اپنی پلٹنوں کو خود پریڈ کرواتے تھے۔ رعایا میں ہر دلعزیز تھے۔ اور ہر قسم کی برائیوں سے پاک تھے۔ جیسا کہ ان کے متعلق انگریزوں نے تاریخوں میں لکھا ہے۔ یہ ایک غلط پروپیگنڈہ ہے۔ شاہ موصوف اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ شاہ کو ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۳ مارچ ۱۸۵۶ء کو کلکتہ میں نظر بند کر دیا۔ شاہ موصوف نے کلکتہ ہی میں ۱۸۸۷ء میں وفات پائی۔

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شہزادہ برجیس قدر :- ۵ر جولائی ۱۸۵۷ء کو برجیس قدر تخت نشین ہوئے اور فروری ۱۸۵۸ء تک شاہ برجیس قدر کی حکومت قائم رہی۔

۱۶ر مارچ ۱۸۵۸ء - بیگم حضرت محل شاہ برجیس قدر کو اپنے ہمراہ لے کر نیپال چلی گئیں۔

شاہ برجیس قدر کی شادی :- بہادر شاہ ظفر کی پرپوتی نواب مہتاب آرا بیگم سے شاہ موصوف کا عقد ہوا۔

بیگم حضرت محل کی وفات :- ۷ر اپریل ۱۸۷۹ء کو ملکہ نے نیپال میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئیں۔

شاہ برجیس قدر کی وفات :- بیگم حضرت محل کے انتقال کے بعد شاہ برجیس قدر ۱۸۹۳ء میں کلکتہ چلے آئے۔ مگر انھیں اور ان کے بڑے فرزند شہزادہ خورشید قدر۔ اور بیٹی شہزادی جمال آرا کو ایک دعوت میں بلا کر انگریزوں کے اشارے پر زہر دلوا کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۴ر اگست ۱۸۹۳ء وقوع پزیر ہوا۔ شاہ برجیس قدر کی اہلیہ بوجہ حاملہ ہونے کے اس دعوت میں شریک نہ ہوسکیں۔ اس لئے بچ گئیں۔

پرنس مہر قدر بہادر :- شاہ برجیس قدر کے انتقال کے چند ماہ بعد پرنس مہر قدر کی ولادت ہوئی۔ ان کی شادی نواب مہدی بیگم صاحبہ سے ہوئی جن کے بطن سے ۳ فرزند۔ پرنس انجم قدر۔ پرنس کوکب قدر اور پرنس نیر قدر پیدا ہوئے

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

وفات :۔ پرنس زہیر قدر نے مارچ سنہ ۱۹۶۱ء میں۔ اور ان کی اہلیہ نے سنہ ۱۹۷۱ء میں انتقال کیا۔

پرنس انجم قدر :۔ پرنس موصوف بی۔ ایس۔ سی (آنرز) اس وقت چیئرمین سبطین آباد امام باڑہ ٹرسٹ مٹیا برج آف کلکتہ کے ہیں۔

سورۂ فاتحہ کی التماس

ہم تمام مومنین کرام سے التماس کرتے ہیں کہ وہ مجاہدۂ جنگ آزادی فخر ہندوستان ملکہ حضرت محل صاحبہ اعلی اللہ مقامہٗ

نیز

اکلوتی صاحبزادی پروین فاطمہ صاحبہ مرحومہ دختر عالی جناب پرنس انجم قدر بہادر جس کا عین شباب میں انتقال ہو گیا! ایک سورۂ فاتحہ تلاوت فرما کر سرفراز فرمائیں

ادارہ

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نواب نصیر الدین حیدر

نواب امجد علی شاہ

نواب واجد علی شاہ

نواب سید فتح الدین حیدر عرف منا جان

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جنابہ ملکہ بیگم حضرت محل صاحبہ

شہزادہ برجیس قدر بہادر

پرنس مہر قدر بہادر

پرنس انجم قدر بہادر

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شجرہ شاہان اودھ

میر محمد نصیر (ایرانی)

- جعفر بیگ خاں
- (۱) میر محمد امین سعادت خاں برہان الملک
  - (۲) نواب صفدر جنگ
    - (۳) نواب شجاع الدولہ
    - (۴) نواب آصف الدولہ
      - (۵) نواب وزیر علی خاں
      - (۶) نواب سعادت علی خاں
        - (۷) نواب غازی الدین حیدر
        - (۸) نواب نصیر الدین حیدر
        - (۹) نواب رفیع الدین حیدر عرف منا جان
        - (۱۰) محمد علی شاہ
        - (۱۱) امجد علی شاہ
          - مصطفی علی خاں
          - (۱۲) واجد علی شاہ
            - (۱۳) شاہ برجیس قدر
          - سلیمان قدر

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

ص

قطعاتِ انقلابی

(لکھنوی)

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

وہ انقلاب جو کرب و بلا میں آیا تھا
وہ انقلاب خود اپنی مثال آج بھی ہے
یزید مر گیا فوجِ یزید زندہ ہے
نمایاں لکھنؤ اس کی مثال آج بھی ہے

عزائے سیدِ مظلوم کو مٹا ڈالیں
یہ دشمنانِ علیؑ کا خیال آج بھی ہے
مگر یہ بھول گئے ایسا سوچنے والے
حسینؑ پر کرمِ ذوالجلال آج بھی ہے

یہ لکھنؤ کے مسلمان کی حقیقت ہے
اسے کسی طرح حق کی رضا قبول نہیں
مثال سامنے ہے آپ کے سن ۱۹۸۰ء کی
سوَر قبول ہے لیکن عزا قبول نہیں

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یزید پر لعنت روکی جائے

اودھ کا دارالسلطنت لکھنؤ جو عیدگاہوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے
ملک کے مسلمانوں کے لئے ایک متبرک مقام مانا جاتا ہے۔ جو شاہان اودھ کے
دور سے اب تک بلا تفریق مذہب و ملت ہر قوم کے لئے ایک گہوارۂ امن بنا
رہا ہے۔ جہاں ہمیشہ سے ہر قوم کی ہر فرد شیعیت کا پروانہ رہی۔ جہاں شیعہ سنی
شیر و شکر ہو کر رہا۔ جہاں کا ہندو مسلمان، سنی (حنفی) آج بھی عزادار ہے۔ مگر
افسوس کہ انگریزوں کا بویا ہوا منافرت کا بیج جس نے ۱۹۰۵ء میں ابھوا دیا اور
اور بڑھنا شروع ہوا۔ اس منافرت کے درخت میں یزیدیت کے پھول پھل
لگے جس کے زہریلے جراثیم تعصب کی بیماری کا دیو دیں آگئی جس کے نتیجے میں ہندو
ہی نہیں بلکہ حنفی سنی بھی آج پریشان نظر آ رہا ہے۔

یہ چوتھا سال ہے کہ جلوس ہائے عزا بند ہیں جس کے سبب ہندو اور
شیعہ سنی سب بے چین ہیں۔ یزیدی جو اپنے کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ اب نمایاں ہو کر
۱۹، ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء لکھنؤ کی عدالت میں آ گئے اور انھوں نے یہ مطالبہ بھی
عدالت کے روبرو رکھ دیا کہ "یزید پر لعنت روکی جائے"

جن یزیدیوں نے یہ مطالبہ عدالت سے کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔
نور محمد، محمد زبیر، عبدالباری، محمد عثمان، اظہر عمر۔ یہ حضرات لکھنؤ ہی کے ہیں۔

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہم ان یزیدیوں کے عرضی دعوے کو من و عن بلا کسی تبصرے کے پیش کر رہے ہیں

عرضی دعویٰ

ادارہ

دفعہ ۱:- ہم مدعیان مسلمانوں کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو حضرت معاویہ کو رہنما جانتے ہیں اور ان کی تعظیم و اطاعت کرتے ہیں، اور اسی طرح حضرت یزید کی بھی۔

دفعہ ۲:- جبکہ مدعا علیہم خود کو شیعہ کہتے ہیں اور وہ حضرت معاویہ یا حضرت یزید کی تعظیم و اطاعت نہیں کرتے، مدعا علیہم ۱ و ۲ خود کو شیعوں کا مذہبی لیڈر کہتے ہیں، جبکہ مدعا علیہم ۳، ۴، ۵، مدعا علیہم ۱ و ۲ کی پرجوش تائید کرتے ہیں اور اسی طرح شیعوں کی بھی انھیں تائید حاصل ہے۔

دفعہ ۳:- عربی مہینہ کے مطابق ہر ۱۰ محرم اور ۲۰ صفر کو شیعہ عشرہ اور چہلم مناتے ہیں، اور ان مواقع پر یہ حضرات جلوس نکالتے ہیں۔ لکھنؤ شہر کی بڑی سڑکوں سے علموں کو لے کر گذرتے ہیں، ماتم کرتے ہوئے۔

دفعہ ۴:- جبکہ متذکرہ بالا جلوس میں شیعہ چیخ کر مختلف قسم کے نوحے و مرثیے بھری سڑکوں پر جس میں زیادہ تر تعزیت امام حسینؑ جو کہ کربلا میں شہید ہوئے تھے ادا کرتے ہیں۔

دفعہ ۵:- اسی طرح مدعا علیہم ۱ سے ۵ ہر ۱۰ محرم اور ۲۰ صفر کو جلوس نکالتے ہیں

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مقبرہ گولہ گنج لکھنؤ، پولیس اسٹیشن وزیر گنج ہے، جس میں ہزاروں شیعہ شرکت کرتے ہیں اور جلوس کی مدعا علیہم ۱ سے ۵ تک رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ مقبرہ گولہ گنج لکھنؤ سے شروع ہوتا ہے جو کہ ڈیوڑھی آغا میر، پاٹا نالہ، وکٹوریہ اسٹریٹ سے ہوکر گذرتا ہے۔ اور آخر میں کربلائے تال کٹورہ۔ تھانہ بازار کھالہ لکھنؤ میں پہونچ کر ختم ہوجاتا ہے۔

دفعہ ۶:۔ جب مدعا علیہم متذکرہ بالا جلوس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ تو ایک نوحہ جو کہ ۳۰۔ اشعار فارسی زبان میں ہے جو کہ شروع ہوتا ہے اس لائن سے۔

"صد الوداع حسینا و احسرتا حسینا"

یہ نوحہ معہ ترجمہ کے حوالہ (الف) اور اصل بالکل اسی طرح ترجمہ ہندی میں دیا گیا ہے۔ حوالہ (ب) دعوے میں۔

دفعہ ۷ متذکرہ بالا نوحہ جس میں پڑھا جاتا ہے۔

"صد با کرسی نشین است — حاکم شامی لعین است"

جس کا مطلب شام کے گورنر پر لعنت کرتا ہے۔

دفعہ ۸:۔ مدعا علیہم آزادی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں اور مختلف طریقہ اشاعت کے ذریعہ جو کہ پمفلٹس، کتابچے اور جنرل طریقہ سے جس میں۔ حاکم شام کا استعمال کیا گیا ہے ان کے مطابق اس سے مراد حضرت یزید ہیں۔

دفعہ ۹:۔ سال پیوستہ مدعا علیہم نے مدعیان کے مذہبی رہنماؤں پر

. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

طعن تشنیع کیا اور ان پر لعنت کی بوچھار کی، اور متذکرہ بالا نوحہ پڑھا۔ جبکہ ۱۰ محرم اور ۲۰ صفر کا جلوس شہر لکھنؤ میں سے گزر رہے تھے۔ اور نہیں مانے۔ باوجود اس کے کہ بہت سے احتجاج اور استدعا کی گئی مدعیان کی جانب سے، نتیجہ یہ ہوا کہ خون بہے مالی نقصان ہوا۔ امن درہم برہم ہو گیا۔ کسی بھی طرح حکام نے دخل دیا اور آخرکار ایک معاہدہ میں ناقابل برداشت طریقہ سے مذہبی رہنماؤں پر لعنت ملامت کرنا جس سے مدعیان کے مذہبی جذبات زخمی ہوں، روکا گیا، مگر سب بیکار ثابت ہوا، اور سال گذشتہ و امسال پھر انہوں نے مدعیان کے جذبات کو زخمی کیا۔ لعنت کی بوچھاروں سے، مذہبی رہنماؤں پر مختلف طریقوں سے جس میں متذکرہ بالا نوحہ بھی شامل تھا جبکہ جلوس ۱۰ محرم اور ۲۰ صفر کو نکل رہا تھا جو کہ بہ مطابق ۸ مارچ ۷۱ء اور ۱۷ اپریل ۷۱ء کو لکھنؤ شہر کی پبلک سڑکوں پر اور اس طرح مدعیان کے دستوری حقوق، مذہبی آزادی کو چھین لیا گیا۔

دفعہ ۱:۔ مدعا علیہم کوئی حق نہ رکھتے تھے اور نہ ہیں کہ وہ مدعیان کے مذہبی رہنماؤں کو لعنت ملامت کریں کسی بھی طریقہ سے جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے جبکہ مدعا علیہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا یہ طریقہ مدعیان کے مذہبی جذبات کو زخمی کرتا ہے۔ لیکن وہ متواتر نام لے کر اور خاص طور سے وہ جلوس کی شکل میں اس طرف لے جاتے ہیں جدھر مسلمانوں کی وہ آبادی ہے جس میں کہ مدعیان ہیں اس لئے یہ مقدمہ دائر کیا جاتا ہے۔

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دفعہ ۱۱ حالانکہ متذکرہ بالا معاہدہ کے باوجود مدعا علیہم کا اسرار تضحیک کے لئے۔ اور چڑھانے کے لئے ہے۔ اور اسی طرح پر متواتر۔ ان کی جانب سے خوف زدہ کیا گیا اور برابر متذکرہ بالا کا انجام دئے گئے تو لازم ہے کہ مستقبل کے لئے اس کو قابو میں رکھا جائے، ورنہ ایسا نقصان ہوگا جس کا نہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور نہ جس تلافی ممکن ہے۔ اس لئے یہ مقدمہ حکم امتناعی کے لئے ہے۔

دفعہ ۱۲ :۔ مدعیان تمام مسلم طبقہ کی رہنمائی کرتے ہیں جو کہ بہت ہی تعظیم و اطاعت کرتے ہیں حضرت معاویہ اور حضرت یزید کی، اور اس عدالت سے اجازت چاہتے ہیں کہ بموجب آڈر ۱ رول ۸ سی۔ پی۔ سی۔ کے لئے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ مدعا علیہم پر جو کہ پوری شیعہ قوم کی رہنمائی کرتے ہیں جو کہ مدعیان کے مذہبی رہنماؤں پر لعنت کرتے ہیں اور تکذیب کرتے ہیں۔ اگر درخواستیں اجازت کے لئے دی جا چکی ہیں

دفعہ ۱۳ :۔ مدعا علیہم کے خلاف مدعیان کے ایکشن کی وجہ عزت مآب کی عدالت میں، کہ ہر سال ۱۰ محرم (عشرہ) ۲۰ صفر (چہلم) سال بہ پیوستہ، سال گذشتہ اور پھر ۱۰ محرم (عشرہ) اور ۲۰ صفر (چہلم) امسال بہ مطابق ۷ مارچ ۱۹۷۱ء اور ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء جبکہ مدعا علیہم نے مدعیان کے دستوری حقوق، مذہبی آزادی کو چھینا اور مذہبی جذبات کو زخمی کر رہے ہیں۔ پبلک سڑکوں پر جلوس نکال کر شہر لکھنؤ میں محلہ سے گذرتے ہوئے محلہ گولہ گنج لکھنؤ تھانہ وزیر گنج۔ ڈیوڑھی آغا میر، پاٹا نالہ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ سب پولیس اسٹیشن چوک کے ماتحت۔ اور کربلائے تال کٹورہ

. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

تھانہ بازار کہالہ لکھنؤ اور پہنچتے ہوئے کھلی ہوئی لعنت ملامت مدعیان کے مذہبی رہنماؤں پر

مختلف طریقوں سے جس میں وہ نوحہ بھی شامل ہے جس کا ذکر آچکا ہے۔

دفعہ ۱۴: اس مقدمہ کی کورٹ فیس کی مجموعی تعداد مبلغ پانچ ہزار ایک سو ۵۱۰۰ نکالی

گئی ہے جس میں مبلغ تین سو نواسی روپیہ ۳۸۹ پچاس پیسہ کورٹ فیس ادا کی گئی ہے جس کی تفصیل

مندرجہ ذیل ہے ۔ مالیت جو اعلان کی ہے ...... مبلغ ۵۱۰۰ روپیہ

کورٹ فیس جو ادا کی گئی۔ مبلغ ۲۰۰ روپیہ حکم امتناعی کی مالیت جو ۱/۳ مالیت کی ہے

مبلغ ۱۰۲ روپیہ کورٹ فیس جو ادا کی گئی حکم امتناعی کی مبلغ ۱۸۹ روپیہ ۵۰ پیسہ

دفعہ ۱۵: مدعیان کی درخواست مندرجہ ذیل تفصیل کی ہے۔

(الف) یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم اس بات کا حق نہیں رکھتے کہ مدعیان کی مذہبی

آزادی کو زخمی کریں یا دستور کے مطابق جو ان کو حق دیا گیا ہے۔ اس میں دخل اندازی کریں اس

طرح کہ ناقابل برداشت طریقہ سے گالیاں دیں۔ لعنت بھیجیں کسی بھی طریقہ سے مدعیان کے

مذہبی رہنماؤں حضرت معاویہ اور حضرت یزید کو جس میں متذکرہ بالا نوحہ بھی شامل ہے جو کہ

پیرا گراف ۸ میں بیان کیا جا چکا ہے اور لکھنؤ شہر میں سڑکوں پر چیخ کر جلوس نکالتے وقت

یا ۱۰ محرم یا ۲۰ صفر کو۔ (ب) قدیم گلشن کی متعلق ڈگری مدعا علیہم مستقل طور سے مدعیان

کے مذہبی عقائد کو ٹھیس لگاتے ہیں یا مذہبی آزادی میں تجاوز کر رہے ہیں اس طور پر کہ گالیاں

یعنی لعنت کسی نہ کسی طریقہ سے مدعیان کے مذہبی پیشوا حضرت معاویہ اور حضرت یزید پر بھی

بھیجتے ہیں جس میں نوحہ کے وہ مصرعے جو مندرجہ بالا پیرا گراف ۸ میں بیان ہو چکے ہیں یا چلا

اور چیخ کر شہر لکھنؤ کے شارع عام پر پڑھتے ہیں جبکہ اپنا جلوس وغیرہ عشرہ یعنی ۱۰ محرم

اور چہلم یعنی ۲۰ صفر کو لے جاتے ہیں۔ (ج) مقدمہ کا خرچہ دلایا جائے

(د) اور کوئی دوسرے قسم کی سہولت جو آنریبل کورٹ مقدمہ کے سلسلہ میں مناسب سمجھے منظور فرمائے۔

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

حقیقتِ حال

راقم الحروف کا آبائی وطن نوگانواں سادات تحصیل امروہہ ضلع مراد آباد (یو پی) ہے والد مرحوم جناب سید سجاد حسین وفا عابدی اعلی اللہ مقامہٗ ایک عرصہ دراز تک حیدر آباد دکن میں سکونت پذیر تھے اور میری پیدائش بھی حیدر آباد ہی میں ہوئی۔ یہ بھی ایک اتفاق ہے کہ مجھ کو پرنس صاحبزادہ نواب حسن علی خاں بہادر نبیرۂ حضور نظام جنت مقام والیٔ دکن نے بغرض زیارت و شرکت مجالس شہید ثالثؒ آگرہ معہ عیال و اطفال روانہ فرمایا۔ ۱۹۷۱ء میں بعد فراغت زیارت مزار اقدس و ختم مجالس پر آگرہ سے لکھنؤ آیا اور مستقل سکونت لکھنؤ کی اختیار کر لی اور بحمد اللہ آج تک امام باڑہ حسینی (وقف صابرہ کربلائی صاحبہ) سکونت پذیر ہوں۔ لکھنؤ میں مجھکو تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ہندوستان میں شاہان مغلیہ کا سنہری دور گزرا لیکن کسی حکمراں نے کوئی ایسی متبرک عمارت ہندوستان میں تعمیر ہی نہیں کرائی جو مسلمانوں کی نظر میں قابل احترام ہو اور اس میں محمدؐ و آل محمدؐ کا [illegible] جیسی شخص [illegible] شخص

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بتاتے ہیں اس نے بھی کوئی ایسی عمارت نہیں تعمیر کرائی جس کے ذریعہ اس کے خیالات کا اندازہ ہوتا کہ اورنگ زیب کی نظر میں آئمہ معصومین علیہ اسلام یا صحابہ کی کیا اہمیت تھی ! البتہ شاہجہاں نے ایک ایسی عمارت (تاج محل) ضرور بنوائی جو تمام دنیا کے سیاحوں کی تفریح گاہ ہے جو صرف محبت کی یادگار ہے قابل احترام نہیں لیکن کیا کہنا ان تمام نوابین وشاہان اودھ لکھنؤ کا کہ انھوں نے اپنے اپنے دور حکمرانی میں ایسی ایسی وسیع عبادت گاہیں و مقامات مقدسہ تعمیر کرا کے قوم کے لئے وقف کر دیں جو قوم کے لئے ایک سرمایہ عظیم ہیں جن کی چوکھٹوں پر آج بلا تفریق مذہب ملت ہر فرد بشر سلام کرتے اور اپنی مرادیں پاتے نظر آتے ہیں خدا ان تمام نوابین شاہان اودھ کو درجات عالی عطا کرے ۔ اتفاقاً راقم الحروف کے دل میں تمنا ہوئی کہ ایسے متبرک مقامات کی تفصیلی تاریخ شائع کر کے کیوں نہ موجودہ دور میں مومنین کرام کی خدمت میں پیش کروں اسی کوشش و جستجو میں سرگرداں رہا بالآخر آج بفضل خدا بتصدق آئمہ معصومین علیہ اسلام جناب کی خدمت میں یہ مختصر سی کتاب موسومہ ماضی کی یادگاریں بالتصویر قلم بند کر کے پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں اور تمام مومنین سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس پیشکش کو قبول فرما کر شرف مطالعہ بخشیں گے جس کتاب کی اس دور میں ہونا اور ہر گھر میں رہنا ضروری ہے :۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں جناب حیدر نواب جعفری صاحب جنرل سکریٹری بزم شریعہ خوانی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے میری [illegible]

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan I

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مرحمت فرمایا۔ چنانچہ سلطنت اودھ لکھنؤ کے بانی اور پہلے نواب محمد امین سعادت علی خاں برہان الملک بہادر جو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل سے تھے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اکیسویں پشت سے ہیں پس مناسبت سے یہ ناچیز بھی کتاب ابتدائی تحریر حالات شبیہ روضہ کاظمین علیہ السلام سے کرتے ہوئے مومنین کرام سے اپنے والدین مرحوم بالخصوص شاہان اودھ کے لئے ایک سورہ فاتحہ کا متمنی ہے والسلام

راقم الحروف

اکبر عابدی

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۴۰۰ھ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء

یہ سلاطین اودھ کی باقیات الصالحات	دین کا جلوہ ہر عمارت سے عیاں ہو کر رہا
ہر عمارت ہوتی ہے معصوم کی اکبر شبیہ	آخر اپنا لکھنؤ جنت نشاں ہو کر رہا

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شبیہ روضہ کاظمینؑ

شبیہ روضہ امام موسیٰ کاظم علیہ اسلام اور امام محمد تقی علیہ اسلام کے روضوں کی شبیہ ہے۔ راجہ بتنا تھ اگروال المعروف محمد رضا خاں (اشرف الدولہ) نے اس شبیہ روضہ کی تعمیر کروائی اس شبیہ روضہ کی وجہ سے جگہ محلہ کاظمین کے نام سے مشہور ہے یہ عمارت بہت شاندار منظر پیش کرتی ہے جس کے بالائی حصے پر دو بڑے بڑے گول مونڈھے بناکر دونوں پر سلغم نما قبے تعمیر کر کے انپر خوشنما کلسیاں لگائی گئی ہیں دونوں مونڈھوں اور قبوں پر سونا چڑھا ہوا ہے جن میں طلائی گموں (اینٹ) کی ایسی جڑائی دکھائی گئی ہے کہ جب آفتاب کی شعاعیں ان قبوں پر پڑتی ہیں تو انکی جگمگاہٹ سے آنکھوں میں خیرگی پیدا ہوتی ہے اس کی گل کاری اور رنگ آمیزی قابل دید ہے روضہ کے باب الداخلہ کے بائیں جانب ایک بہت بڑی وسیع شاندار مسجد بنی ہوئی ہے جو مسجد کوفہ کی نقل ہے جس میں تقریباً بیک وقت پانچ ہزار مومنین نماز ادا کر سکتے ہیں اس میں مقام حضرت جناب امیر المومنین علیہ اسلام بنا ہے اور ایک حجرے میں حضرت مسلم ابن عقیل دوسرے حجرے میں مزار حضرت ہانی بنے ہیں اور مصلّے بھی بنے ہیں جہاں انبیاء علیہم اسلام نے نماز ادا کی تھی نشان کنواں حضرت نوح کا بھی بنا ہے اسی مسجد کوفہ کے متصل ایک وسیع آراضی خام ہے جس میں تعزیہ دفن ہوتے ہیں بزمانہ شاہی سے امام باڑہ حسین آباد مبارک سے موم کی شاہی ضریح بھی روز عاشورہ دسویں محرم امام باڑہ حسین آباد

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan I

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سے اٹھ کر شاہی جلوس کے ساتھ ہر سال اسی روضہ کاظمین ؑ میں لائی جا کر دفن کی جاتی ہے بانی روضہ محمد رضا خاں جو بعہد امجد علی شاہ میں گذرے جنھیں شرف الدولہ کا خطاب بھی عطا ہوا تھا انتظام علاقہ حضور تحصیل ان کے سپرد ہوا ۱۲۶۹ھ میں روضہ کاظمین ؑ بنوایا اور مورخہ ۲۶ رجمادی الاول ۱۲۷۰ھ کو اس جہاں فانی سے جانب ملک بقا سدھارے اور روضہ کے بالمقابل غلام گردش میں سپرد خاک کئے گئے آج بھی اسی روضہ کاظمین ؑ میں منجانب انجمن کاظمیہ عابدیہ ۸ ربیع الاول یوم غم منایا جاتا ہے ۔ جس کے سکریٹری حسین مہدی صاحب ہیں نیز روزانہ منجانب حی علی خیر العمل نماز پنجگانہ بعدہ محافل یا مجالس ہوتی ہیں اور بروز جمعہ شب کے ۸ بجے منجانب بزم مرثیہ خوانی ایک مجلس مرثیہ خوانی و محافل جشن منعقد ہوتے رہتے ہیں نیز دیگر حضرات مومنین بھی مجالس برپا کرتے ہیں۔ اسی روضہ کے روبرو چند قدم کے فاصلے پر ایک مختصر چھوٹا سا دو منزلہ خوبصورت امام باڑہ موسومہ امام باڑہ حسینی بنا ہوا ہے اس امام باڑہ کو ایک مومنہ عابدہ زاہدہ نے بحسن عقیدت ۱۹۷۰ء میں تعمیر کر کے ۱۹۷۴ء میں اس امام باڑہ کو وقف فرمایا جن کا نام نامی صابرہ کربلائی تھا جو جناب سید حامد حسین صاحب کی اہلیہ محترمہ تھیں خدا ان کو غریق رحمت کرے اور انکے درجات عالی ہوں۔

کربلا میر خدا بخش کربلا حاجی میتا

یہ کربلا شہر کی آبادی سے دور موضع گڑھی کنورہ میں واقع ہے اس کو بنانے

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

فرمانروائے اودھ شاہ غازی الدین حیدر میر خدا بخش نے ۱۲۳۲ھ میں تعمیر کروایا تھا۔ اس سے قبل دو اور کربلائیں میاں الماس علی خاں اور حاجی سنیا اسی کربلا کے قریب بزمانہ حکومت نواب سعادت علی خاں بہادر بنوا چکے تھے اس طرح یہ تیسری کربلا تھی جو سرزمین اودھ لکھنؤ میں تعمیر ہوئی احاطہ کربلا میں داخلہ کے لئے تین بلند شاندار پھاٹک بنے ہوئے ہیں کربلا کے وسط میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضہ ہے جس کے چاروں طرف وسیع صحن ہے اور ہر طرف غلام گردش ہے روضہ کے بائیں حصے میں ایک سنہرا گنبد ہے جس کے آگے عراقی طرز کے دو گلدستہ ہیں روضہ کے جانب جنوب میں عراقی وضع کا ایک بلند مینار برائے اذان تعمیر ہے روضہ کے مغربی دروازے پر حسب ذیل تاریخ تعمیر کندہ ہے۔

مقتل اطہر حسین شہید — شدہ تاریخ این خجستہ بنا

۱۲۴۶ھ

ایک مرتبہ شاہ غازی الدین حیدر نے اپنے معتمد لہام آغا میر المخاطب بہ معتمد الدولہ سے ناخوش ہو کر ان کو خانہ نشین کر دیا اور انکی جگہ پر نواب قمر الدین خاں اور میاں آخر میں علی خاں مقرر ہوئے آخر اللہ کر کے کارکن ان کے شاگرد میر خدا بخش تھے ایک سال چند ماہ بعد بادشاہ کا جلال دور ہوگیا تو آغا میر پھر بحال ہوئے آخر میں علی خاں و قمر الدین خاں فوراً بحکم شاہی ہٹا دیئے گئے اور آخر میں علی خاں کی ساری آفت ان کے کارندے میر خدا بخش پر آئی رزیڈنٹ کی سفارش سے انکی گلو خلاصی ہوئی ۱۲۴۳ھ

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

میں انتقال کیا اور اسی ہی کربلا کی مسری کی ہوا میں دفن ہوئے۔ زمانہ شاہی
میں باشندگان لکھنؤ اپنی مرضی کے مطابق کل کربلاؤں میں اپنے اپنے
تعزیہ اٹھاتے تھے کسی کربلا کی قید نہ تھی مگر جب ہنگامہ غدر ۱۸۵۷ء کے
بعد محرم کا زمانہ قریب آیا۔ تو انگریزی سرکار نے اعلان کردیا کہ کل تعزیہ
صرف کربلا میر خدا بخش میں جائینگے دیگر کربلاؤں میں مناسب انتظام نہیں
ہوسکتا یہی امر اس کربلا کے بیحد فروغ اور دوسری کربلاؤں کی بے رونقی
کا باعث ہوگیا۔ جو اس وقت کربلا تالکٹورہ سے مشہور ہے۔ اسی کربلا
میں آج ہزاروں مومنین و مومنات محو خواب ہیں وہاں اسی کربلا تالکٹورہ
میں ایک دیندار مومن زوارہ حضرت سید الشہدا اثر دلکی ہر دل عزیز
رانی حضور آرا بیگم صاحبہ مغفورہ بھی یہاں محو خواب ہیں جو صاحبزادے کنور نواب مصطفےٰ علی خاں
اپنی مادر گرامی کے لئے مومنین سے ایک سورہ فاتحہ کے ملتمس ہیں۔ نیز آہ افسوس
کہ اسی سال ماہ رمضان کے آخری جمعہ کے روز بوقت مغرب ایک ہنس مکھ پیارا
نوجوان پرویز آغا جو سردار آغا کی آنکھوں کا تارا تھا ایک یزیدی نے اس کو
جو بری محلہ میں شہید کیا پرویز آغا زندہ باد۔ اس شہید قوم کی
بھی قبر اسی کربلا میں بنی ہے اور جناب سردار آغا صاحب فوٹو گرافر
ایک سورہ فاتحہ کے ملتمس ہیں۔ نیز اہلیہ محسن علی نقوی بھی یہاں محو خواب
ہیں ان کے فرزندان بھی ایک سورۂ فاتحہ کی آپ سے التماس کرتے ہیں۔

. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کربلا عظیم اللہ خاں

یہ کربلا عظیم اللہ خاں والمخاطب عظیم الدولہ نے متصل کربلا میر خدا بخش شبیہ روضۂ امام رضا علیہ السلام مشہد مقدس بعہد حکومت محمد علی شاہ تعمیر کروائی تھی روضہ میں سامنے سے دلکش گل کاری کی گئی ہے اور فرش بھی مختلف رنگوں سے دیدہ زیب شطرنجی بنایا گیا ہے ایک مسجد روضہ کے اندر ہے اور دوسری باہر جو مسجد گوہر شاہ کی نقل بیان کی جاتی ہے عظیم اللہ خاں کو محمد علی شاہ نے دیوان عام کا داروغہ مقرر کیا اور اعظم الدولہ کا خطاب عطا فرمایا تھا پانچ سال داروغہ عظیم اللہ خاں کا ستارہ اقبال بہت آب و تاب سے چمکتا رہا۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا مشہور ہے کہ مداری حقہ عظیم اللہ خاں کی ایجاد ہے جس کو عظیم اللہ خانی حقہ بھی کہتے ہیں۔ قیصر باغ کے قریب ایک عالیشان دو منزلہ کوٹھی بھی عظیم اللہ خاں نے بنوائی تھی جس کو چار لاکھ روپیہ میں نواب واجد علی شاہ بہادر کے ہاتھ فروخت کر دیا اسی وجہ سے یہ کوٹھی "چہ لکھی کوٹھی" کے نام سے مشہور ہوئی محمد علی شاہ نے عظیم اللہ خاں اور انکی دو بیویوں نصرہ اور امامن کے وثیقہ بھی مقرر کئے تھے جو ان کے ورثاء کو آج تک مل رہے ہیں مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۴۹ء بزمانہ شہریاری نواب واجد علی شاہ بہادر عظیم اللہ خاں نے انتقال فرمایا اور اپنی ہی تعمیر

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کہ وہ کربلا میں مدفون ہوگئے۔

نوٹ:- اس کربلا کی موجودہ دور میں کمیٹی غریب العزا بانے [illegible]
ومرمت کروائی ہے اور ہر پنجشنبہ کو بعد مغرب [illegible]
کساء مجلس عزا برپا کرا رہی ہے مومنین ومومنات [illegible]
کی التماس ہے۔

کربلا شاہ نصیر الدین حیدر

یہ کربلا محلہ ارادت نگر (کھدرہ) میں واقع ہے جس کے روضہ کے بالائی
حصہ میں دو ٹھرے بڑے گول سر کے گنبد اور دو نا مکمل مینار ہیں اس کا
نام بانی کربلا نے شبیہ کربلا رکھا تھا روضہ کے وسط میں دو ضریحیں ہیں
ایک خوشنما چوبی ضریح اقدس رکھی ہوئی ہے اور دوسرے بادشاہ کی
قبر ہے روضہ کے صدر دروازے کے بائیں جانب تشبیہی مقام کی
تعمیر کی گئی ہے جہاں شمر ملعون نے حضرت امام حسینؑ کا فرق مبارک
تن اطہر سے جدا کیا تھا ابھی کربلا زیر تعمیر تھی کہ بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۸۳۷ء
شاہ نصیر الدین حیدر کو ریزیڈنٹ کے اشارے پر دھنیا مہری کے ذریعہ
ایک جام زہر دلوا کر موت کی ابدی نیند سلا دیا گیا۔ شاہ اپنی اسی کربلا
ہی میں سپرد خاک کئے گئے۔ سرورؔ نے تاریخ وفات لکھی ہے ؎

مرد آئے وائے نصیر الدین حیدر بادشاہ

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بادشاہ کی رحلت کے بعد پھر کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی جو اس عمارت کو مکمل کرکے آراستہ کردیتا چنانچہ وہ اسی طرح عالم کسمپرسی و بے رونقی میں پڑی رہی اور زبان بے زبانی سے فریاد کرتی رہی۔ اس کے اخراجات کی تکمیل گورنمنٹ ہوتی تھی مگر جب سے کربلا کی آراضی پر شیعہ کالج تعمیر ہوا اس وقت سے اس وقت تک اس کے مصارف کالج کے ذمہ ہو گئے ہیں۔

کربلائے ملکہ آفاق

شاہ نصیر الدین حیدر کی کربلا کے جانب غرب میں تھوڑے ہی فاصلہ پر محلہ نکر گنج میں ملکہ آفاق کی شہرہ آفاق کربلا ہے جس کے گنبدوں اور میناروں کی سنہری کلسیاں دور ہی سے جگمگاتی ہوئی نظر آتی ہیں اس کربلا کا دوسرا نام "عسکرین" بھی ہے کربلا میں ایک امام باڑہ بنی ہے جسکی چھت پر دو بڑے گنبد ہیں سب سے زیادہ قابل تذکرہ اس امام باڑہ کا فرش ہے جس میں دیسی ساخت کے دو دو سرخ اور سبز مختلف وضع و قطع کے روغنی چمکدار چوکوں کو ملا کر شطرنج کی وضع بنائی گئی ہے یہ چوکے اپنی چمک دمک اور خوشنمائی میں جاپان کے بنے ہوئے چوکوں سے ٹکر کھاتے ہیں امام باڑے کے بائیں جانب دوسرے ملحقہ احاطہ میں ایک دوسری عمارت ہے جس میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے مزارات مقدس واقع سامرہ

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کی نقل بنائی گئی ہے اس روضہ کی گل کاری اور رنگ آمیزی قابل دید ہے اس کے بالائی حصّہ میں ایک قبہ ہے اور دو گلدستے ہیں جنکی سنہری کلسیاں نہایت ہی دلکش اور جاذب نظر ہیں۔ ملکۂ آفاق نواب امام الدین خاں کی صاحبزادی تھیں جو نواب قمرالدین خاں وزیر اعظم محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پوتے تھے ملکہ آفاق محمد علی شاہ بادشاہ کو بزمانہ صاحبزادگی منسوب ہوئیں ان کا نام جہاں آرا بیگم عرف چھوٹن بیگم تھا۔ مورخہ ۲۸ ؍اکتوبر ۱۸۳۷ء کو جب ان کے شوہر کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا تو موصوفہ کو ملکۂ آفاق مخدومۂ عظمیٰ ممتاز الزمانی نواب جہاں آرا بیگم کا خطاب عطا ہوا یہ کربلا زمانہ حکومت محمد علی شاہ بادشاہ میں تعمیر ہوئی ملکہ آفاق نے بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۸۵۰ء میں جائے سکونت حسن باغ میں رحلت کی دوسرے روز انھیں کے تعمیر کردہ امام باڑہ میں انکی دائمی آرام گاہ بنی۔

کربلا ملکہ جہاں عیش باغ

اس کربلا کو ابتداءً داروغہ عاشق علی خاں پیش دست داروغہ ایوان عام عظیم اللہ خاں نے بمقام عیش باغ بعہد دولت شاہ محمد علی شاہ بادشاہ تعمیر کرایا تھا جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضہ اقدس تعمیر ہے مابعد نواب ملکہ جہاں نے عاشق علی خاں داروغہ کو معاوضہ دے کر کربلا مذکور حاصل کر لی اور اس میں ایک اور دوسرے روضے روضہ حضرت

. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ابوالفضل العباس علیہ اسلام کا بھی تعمیر کروایا اس روضہ میں خطہ ثلث کے کتبے بہترین قسم کے ہیں نواب ملکہ جہاں محمد علی شاہ کی چہیتی بیوی تھیں ان کا نام حسینی خانم تھا سلطنت اور حکومت ہاتھ آنے پر موصوف نے بمقابل خاص محل ملکہ آفاق ان کو ملکہ جہاں کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا موصوفہ بہت ہی سلیقہ مند تھیں خط نسخ خوب تحریر کرتی تھیں بادشاہ نے معتمد الدولہ آغا میر کی کل ضبط شدہ املاک واقع دولت پور متصل سٹی اسٹیشن معہ وزیر باغ و بلند باغ ان کو عطا کر دی تھیں مجالس عزا موصوفہ بہت ہی حوصلہ مندی سے منعقد کرتی تھیں۔ نواب ملکہ جہاں سے بادشاہ کے ایک فرزند ہمایوں بخت مرزا محمد علی خاں تھے جن کی شادی نواب نور بیگ خاں رئیس مدراس کی کی بیٹی سے ہوئی تھی جن کو سسرال سے خاقان بہو کا خطاب عطا ہوا تھا انکی محل سرا خاقان منزل محلہ وزیر گنج میں ابتک موجود ہے۔

نواب ملکہ جہاں نے ۹ رجولائی ۱۸۴۱ء کو انتقال کیا موصوفہ کی لاش کربلائے معلی عراق روانہ کی گئی۔

کربلا نواب امداد حسین خاں

امین الدولہ نواب امداد حسین خاں وزیر اودھ نے ایک کربلا دریا پور ضلع لکھنؤ میں بعہد ثریا جاہ حضرت امجد علی شاہ بادشاہ اودھ تعمیر کرائی جو کہ روضہ حضرت ابوالفضل العباس علیہ اسلام کی نقل ہے بالکل مشابہ ہے چنانچہ اسے کربلا

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

امداد حسین خاں سے یاد کیا جاتا ہے اور اسی نام سے مشہور ہے۔ روضہ کی
جھریوں میں آیات قرآنی نہایت عمدہ نستعلیق خط میں مسالے سے تحریر ہیں
اور اسکی خوشنمائی و رنگ آمیزی نہایت نفیس و دلکش ہے فرش میں رنگین چوکے
برنگ سبز و زرد بنا کے لگائے گئے ہیں۔ روضہ کے اوپر ایک خشتی گنبد اور
دو مینارے ہیں یہ کربلا ۱۲۶۶ھ میں بن کر تیار ہوئی کربلا امداد حسین
خاں امین الدولہ کے تعمیر کے اسباب کچھ عجیب و غریب حالات مستند حضرات
سے راقم الحروف کو معلوم ہوئے ہیں جو آپ حضرات کے سامنے پیش
کئے جاتے ہیں۔ اولاً یہ کہ جب میر خدا بخش نے بعہد شاہ غازی الدین حیدر
بادشاہ ایک کربلا محلہ گھرٹی کٹورہ متصل کربلا حاجی مستیا ۱۲۳۲ھ میں
تعمیر کروا رہے تھے اس وقت نواب امین الدولہ امداد حسین خاں بہادر
نے میر خدا بخش سے کچھ رقم تعمیر کربلا میں شامل کرنے کی التجا کی جس کو
میر خدا بخش نے منظور نہیں کی میر خدا بخش کی بات امین الدولہ کو بہت ناگوار
گزری۔

دوسری بات یہ کہ امین الدولہ وزیر اودھ کا ایک لڑکا جس نے ماہ شعبان
۱۲۶۲ھ میں آتشبازی سے جل کر انتقال کیا اس کے دفن کرنے کے
لئے امین الدولہ نے کربلا کے میر خدا بخش (جو اس وقت کربلا تالکٹورہ کے
نام سے مشہور ہے) میں ایک بیگھ کی التجا میر خدا بخش سے کی میر خدا بخش
نے ایک ہزار روپیہ لے کر بیچے کی قبر کی زمین روضہ اقدس کے پشت کیطرف

. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

صحنچی میں زمین دی امین الدولہ کا اس وقت دل بہت رنجیدہ و غمگین تھا آپ نے زمین قبر لیتے وقت یہ بھی تحریر کروالیا کہ اس صحنچی میں اور کوئی دوسری قبر کسی وقت نہیں ہوگی بچے کو دفن کرنے کے بعد آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ غریب شیعہ مرد مستورات کی میتیں اس کربلا میں بوجہ ناداری نہیں دفن ہو سکتی ہیں یہ بات عوام کے لئے بڑی مصیبت کی ہے ۔ لہذا ایک ایسی کربلا تعمیر کرائی جائے جس میں شیعہ اموات دفن ہوں خواہ امیر ہوں یا غریب اسی خیال کے تحت امین الدولہ نے دریاپور میں ایک وسیع اراضی خریدی اور اس پر روضہ حضرت عباس علیہ السلام تعمیر کروانا شروع کیا روضہ کا سنگ بنیاد سید حسین صاحب قبلہ کے دست مبارک سے رکھا گیا امین الدولہ بہادر نے ضریح اقدس کی تربت میں خاک پاک قبر اطہر جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام بذریعہ اپنے بھائی خان بہادر عطا حسین خاں کو عراق روانہ کرکے منگوائی اور تربت میں شامل کی روضہ اقدس کی تعمیر سنہ ۱۲۶۲ھ ہی سے شروع ہو گئی اور سنہ ۱۲۶۴ھ میں مکمل ہوئی اور باقی کربلا کی عمارت سنہ ۱۲۶۶ھ میں مکمل ہوئی ۔

اس روضہ حضرت عباسؑ کو کربلا امین الدولہ نواب امداد حسین خاں کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔

نواب امداد حسین خاں امین الدولہ نے سنہ ۱۲۷۳ھ م ۱۸۵۶ء میں بعارضہ لقوہ فالج انتقال فرمایا اور اپنی ہی تعمیر کردہ کربلا میں روضہ اقدس کی تمام زمین سمت ضریح اقدس تک پائین اقدس کی طرف دفن ہوئے

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اسی روضہ اقدس کے اندر داخل ہوتے ہی بائیں جانب راقم الحروف کی جواں سال دختر کنیز النساء بیگم مرحومہ بھی محو خواب ہے اس کو ایک سورہ فاتحہ سے سرفراز فرمائے

کربلا نواب معتمد الدولہ

یہ کربلا غازی الدین حیدر بادشاہ کے وزیر اعظم نواب معتمد الدولہ سید محمد خاں عرف آغا میر نے محلہ نہری حضرت گنج میں ۱۸۱۵ء میں تعمیر کرائی تھی نواب موصوف نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ واقع عراق کی تعمیر بنوائی تھی روضہ کے چاروں گوشوں میں چار گلدستے ہیں اور بالائی حصہ میں تین گول گنبد قبے بنے ہیں دو آگے کی طرف اور ایک انکی پشت پر روضہ کے اندر ضریح ایک درجہ تھا جو اب تک بدستور قائم ہے کربلا کا پھاٹک اور چہار دیواری معدوم ہو چکی ہے ایک مختصر سی مسجد بھی کربلا کے وسط میں تھی جو شکستہ حالت میں اب تک موجود ہے کربلا کے متعلق بارہ ۱۲ بیگھے زمین وسیع بسوہ آراضی تھی جس میں تعزیہ دفن ہوتے تھے انگریزوں نے اس کربلا کو ضبط کر کے اس میں اس کا تشنش حسین لاج قائم کیا تھا جسکو عوام جادو گھر سے تعبیر کرتے ہیں ابھی تک یہ کربلا موجودہ گورنمنٹ کے قبضے میں ہے۔

. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کربلا منشی فضل حسین

یہ کربلا قدیم حیدر گنج پر شاہ نصیر الدین حیدر کے شاہی اسپتال سے تھوڑے فاصلہ پر کربلائے تالکٹورہ روڈ کو جاتے ہوئے سڑک کے داہنے جانب ملتی ہے اس میں صاحبزادگان حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام کے روضہ کی نقل بنائی گئی ہے مشہور ہے کہ یہ عمارت اصل روضہ مسیب عراق سے بہت مشابہ ہے اس میں دو حجرے پہلو بہ پہلو واقع ہیں جنکے اوپر دو قبے پاس پاس بنے ہوئے ہیں چار دیواری کے اندر تعزیہ دفن ہوتے ہیں اور ایک مسجد بھی ہے۔

یہ روضہ منشی فضل حسین نے ۱۲۹۶ھ م ۱۸۷۰ء میں تعمیر کرایا تھا تاریخ تعمیر درج ذیل ہے۔

قطعہ تاریخ

مقام دلکش از فضل حسین است — رہے ہر مومنے دایاد مسلم

زشہ سال تاریخ بناکش — بود ایں روضہ اولاد مسلم

منشی فضل حسین بعہد سلطان عالم واجد علی شاہ میں دفتر بخشی گری میں منشیوں میں ملازم تھے بعد انتزاع سلطنت نواب سر محسن الدولہ کے یہاں کارپرداز تھے بعہد ہنگامہ غدر ۱۸۵۷ء حسین آباد ٹرسٹ پر فائز رہے سکونتی مکان دکٹوریہ اسٹریٹ پر تھا موصوف نے ۱۳۱۰ھ م ۱۸۹۱ء میں انتقال کیا اور بیچ روضہ ہی میں موصوف مٹھی نیند سو رہے

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کربلا مصاحب الدولہ

یہ کربلا مصری کی بغیہ پر مصاحب گنج کے قریب واقع ہے اس کو مصاحب الدولہ نے جناب عباس علمبردار علیہ السلام کا روضہ تعمیر کرایا تھا جو درگاہ حضرت عباس ع واقع رستم نگر کی مشہور عمارت سے بہت مشابہ ہے روضہ کی شہ نشین پر ایک نہایت کہنہ مگر خوشنما ضریح اقدس سنگ مرمر کی رکھی ہوئی ہے روضہ کے اوپر ایک بڑا خشتی گنبد ہے جس کے بالائی حصے پر سنہری کلس لگا ہوا ہے۔ چھوٹے خاں (انیس الدولہ) اور گھسیٹے خاں (مصاحب الدولہ) دونوں سگے بھائی اور دہلی کے باشندے تھے بعہد امجد علی شاہ دونوں بھائی سلطان عالم کے ملازم ہو کر بخطاب مصاحبان خورد سرفراز ہوئے ۱۸۴۷ء میں جب سلطان عالم صاحب تاج و تخت ہوئے تو گھسیٹے خاں کو خطاب مصاحب الدولہ اور [illegible] عرض بیگی عطا ہوئی ۱۸۵۶ء میں سلطان عالم بعد ضبطی سلطنت کلکتہ تشریف لے گئے تو مصاحب الدولہ بھی ان کے ہمرکاب تھے ۱۸۸۷ء میں جب سلطان عالم اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے تو مصاحب الدولہ بھی کلکتہ سے لکھنؤ چلے آئے اور یہاں بڑے ٹھاٹ سے رئیسانہ زندگی بسر کرتے رہے اپنے نام پر محلہ مصاحب گنج انھوں نے آباد کیا تھا موصوف نے تخمیناً ۱۸۹۲ء میں انتقال کیا اور اسی مسجد

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کربلا نواب سعید الدولہ المعروف بہ کربلا پٹن صاحب

یہ کربلا نصیر الدین حیدر بادشاہ کے شاہی اسپتال کے سامنے محلہ حیدر گنج قدیم میں لب سڑک واقع ہے۔ اس کربلا میں روضہ اقدس حضرت امام حسین ع کی نقل تعمیر ہے۔ روضہ کے اندرونی جانب دلفریب رنگ آمیزی اور آیات قرانی نہایت خوشخط تحریر ہیں بوجہ استبداد زمانہ غلام گردش کے کچھ حصے منہدم ہو گئے ہیں اور کچھ باقی ہیں کربلا کی بقا اور داشت کے لئے کوئی جائیداد وقف نہیں ہے۔ کربلا کے بانی نواب ذکی علی خاں المخاطب بر سعید الدولہ نواب ممتاز الدولہ کے بیٹے اور نواب ملکہ زمانیہ کے نواسے تھے انکی شادی پرنس یحییٰ علی خاں مرزا خرم بخت کی بیٹی سے ہوئی تھی موصوف کا انتقال ۱۸۷۶ء میں ہوا اور اپنی ہی تعمیر کردہ کربلا میں مدفون ہوئے انکی رحلت کے باعث کربلا کی تعمیر ناتمام رہی۔

نوٹ:۔ اب اس کربلا میں ہر سال ۲۰ صفر کو یوم غم بسلسلہ وفات رسول خدا و حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام منجانب انجمن ماتم داران شہید فرات عشرہ منایا جاتا ہے۔

کربلا نواب عظمت الدولہ

یہ کربلا منصور نگر کے قریب محلہ مہدی گنج میں واقع ہے اس میں صفائی کا

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

عالیشان امام باڑہ بنا ہوا ہے جس میں عریض طویل شہ نشین اور دالان کے
علاوہ بغلی درجے تعمیر ہے امام باڑے کے سامنے وسیع صحن ہے جس میں تعزیہ
دفن ہوتے ہیں احاطہ کے اندر ایک مسجد بھی کسی خانم صاحبہ کی تعمیر کردہ موجود
ہے جسکی تاریخ تعمیر منزل دین ۱۲۹۵ سے ہے بخشو کا قدیم تعزیہ اکیسویں صفر کو فقیر
کا تعزیہ ۲۲ر صفر کو اس کربلا میں دفن ہوتا تھا۔ اس کربلا کو اتیمگا جاے
سید محمد باقر صاحب مدمعف الدولہ نے تعمیر کروایا تھا آپ جناب مولوی
سید محمد صاحب سلطان العلماء کے نور نظر غفران مآب جناب مولوی سید
دلدار علی صاحب نصیر آبادی کے پوتے تھے۔ یہ کربلا بعد میں کم مدت
سے نواب عظمت اللہ کے قبضہ میں گئی عظمت الدولہ منتظم الملک سید محمد رضا خاں
انتظام جنگ معجز الدولہ مرزا ابو القاسم خاں جنرل فوج کے بیٹے تھے جن کو
شاہ غازی الدین حیدر کی بیٹی نواب زہرہ بیگم منسوب تھیں عظمت الدولہ کی
شادی بھی آخری تاجدار اودھ کی صاحبزادی سپہر آرا بیگم سے ہوئی تھی غدر
۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کی ..... عملداری ہوئی تو کپتان صاحب
نواب عظمت الدولہ کی کوٹھی لاکھ روپیہ کی مالیت کا کل ساز و سامان لے کر چلے
گئے موصوف اس وقت کمر باندھے بیٹھے تھے دشمنوں نے پہننے کے کپڑے
تک نہ چھوڑے جب نواب نے اپنا گھوڑا ہزار روپیہ میں فروخت کیا
تو کپڑے نصیب ہوئے نواب صاحب نے برٹش سرکار سے برابر مراسلت
کی مگر کچھ سماعت نہ ہوئی

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کربلا دیانت الدولہ

بہ کربلا خواجہ سرا محمد حسین المعروف دیانت الدولہ نے بزمانہ شہریاری سلطان عالم واجد علی شاہ ۱۸۵۲ء میں تعمیر کروائی۔ یہ کربلا شبیہ امام حسینؑ ہے۔ شبیہ روضہ میں سنگ مرمر کا رنگین فرش ہے دیواروں پر نہایت خوشنما رنگین گل کاری کی گئی۔ ہے اندرون روضہ ہی کے ایک زینہ سے اتر کر اس جگہ کی زیارت بھی ہے جہاں سر امامؑ مظلوم کو شمر ملعون نے تن سے جدا کیا تھا۔ روضہ کے عقب میں دو بڑے ہال ہیں جس میں ایک ہال بہت خوبصورت ہے جسکے کھمبے آئینہ کے قدیم صناعی کی یاد دلاتی ہیں روضہ کی چھت پر ایک خوبصورت عالیشان سنہرا گنبد ہے جس کے اوپر نہایت خوبصورت کلس لگا ہوا ہے اس گنبد کے برابر ایک خشتی گنبد بھی ہے اور دو خشتی گلدستے بھی بہت بلند بنے ہوئے ہیں صحن روضہ میں چاروں طرف آیات قرآنی تحریر ہیں اور قطب نما بھی نصب ہے۔ صحن میں جانب شمال در زینبیہ ہے اور جانب جنوب ایک بلند مینار واسطے اذان کھڑا ہے جس سے ملحق ایک مسجد ہے۔ صحن روضہ میں چاروں طرف صحنچیاں بنی ہوئی ہیں۔ صدر گیٹ بہت بلند اور شاندار ہے صدر گیٹ کے باہر کربلا ہی کی جائداد پر بیشمار عوام کرایہ پر آباد ہیں۔ کربلا مذکورہ کے اس حصہ کو بھی کربلا اور اس کے پہلو میں جانب [illegible]

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan I

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

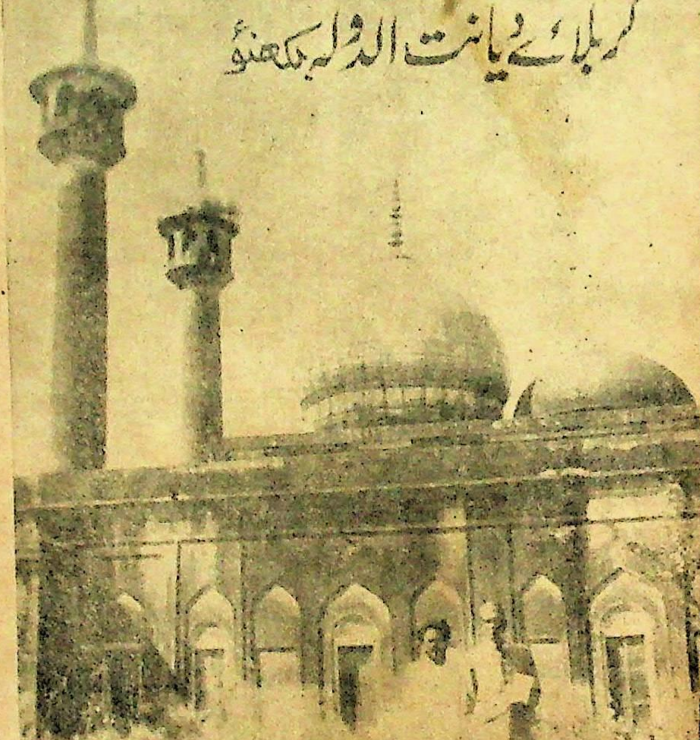

جناب علامہ سید محمد رضا صاحب قبلہ (آف پاکستان) اکبر عابدی پریسیڈنٹ حسینی پروانے نجیب آباد
کربلا دیانت الدولہ میں ستمبر ۱۹۶۰ء

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

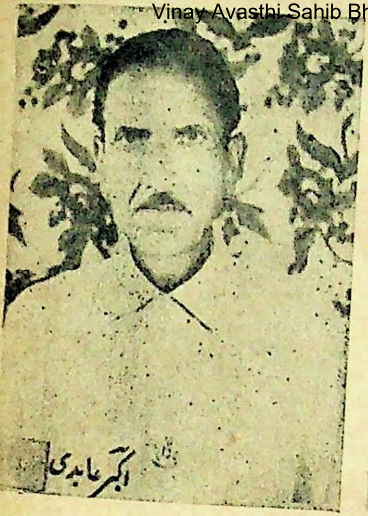

اکبر عابدی

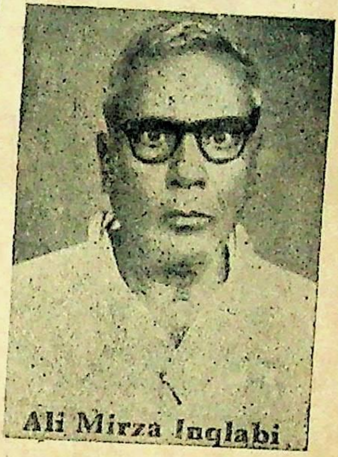

Ali Mirza Inqlabi

(Shaheed)
PARWEZ AGHA

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے۔ دونوں حصوں کے درمیان در نہبٹ بنی ہی کربلا میں شبیہہ خیمہ گاہ کی عمارت
ہے اس کربلا کی تاریخ تعمیر مندرجہ ذیل ہے کربلا مقتل حسینؑ شہیدیہ کربلا
۱۲۶۸ھ
ایک کمیٹی کے ماتحت تھی جس کے انتظامی امور بہت خراب تھے یہاں مٹی کے
تیل کی کپیاں جلتی تھیں بچی اور بچی کربلا کے صحن جنگل بنے ہوئے تھے ۱۹۵۵ء
میں جناب علی مرزا صاحب انقلابی نے کوشش کر کے اس میں بجلی پاس
کرائی اور حالات کی درستی میں مصروف رہے۔ جناب راجہ رضا حسین صاحب
آف مٹھوارہ کے دور چیرمینی میں انقلابی صاحب نے بھی کربلا کا جنگل کٹوایا
اور ایک شاندار پھلواری بنانے کے فارمولے میں مصروف رہے۔ چنانچہ
جناب امتیاز حسین صاحب ادیب عرف بابو میاں کی کنٹرولر شپ کے
زمانہ میں موصوف کی دلچسپی کے ماتحت جناب تاجدار حسین صاحب ساکن
گلی طاپہ کو پھلواری تیار کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا۔ تاجدار حسین صاحب نیز انکے
برادر خورد وقار حسین صاحب نے انتہائی محنت سے پانچ سال میں پھلواری
تیار کر دی جس پھلواری کی آمدنی ایک ہزار یا پانچ سو روپیہ سالانہ وقف کی
کمیٹی کو دے رہی ہے۔ علاوہ اس آمدنی کے وقف کی جائداد کی بھی کافی
آمدنی ہے مگر اسکی کوئی مرمت نہیں ہوتی ہے۔ راجہ رضا حسین صاحب
نے اسکی مرمت کروائی تھی انکے بعد سے آج تک کسی بھی چیرمین کو
بھی مرمت کرانے کی آج تک توفیق نہیں ہوئی جب کہ ہمیشہ ہر سال
بجٹ میں مرمت کی رقم پاس ہوتی ہے مگر وہ رقم کہاں جاتی ہے یہ اللہ

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

عالم ایک مرد مومن جناب سید علی رضا صاحب۔۔۔ ساکن احاطہ دھنو بیگ لکھنؤ
نے صدر گیٹ سے روضہ تک پختہ فرش بنوایا پھر بھی کربلا ناؤ کے منتظمین کو
شرم نہ آئی۔ کمیٹی کا انتظام اس وقت بھی انتہائی بوگس ہے۔ مومنین کی جانب
سے برابر مجالس نیز محافل منعقد ہوتی ہیں۔ اس ایریا کی انجمن حسینیہ قدیم
سنہ ۱۹۳۲ء سے اس کربلا میں بتاریخ ۸ ربیع الاول یوم غم مناتی ہے جس میں
انجمنہائے ماتمی کے علمہائے مبارک آتے ہیں۔ ہر انجمن جوہر ایمان کی
جانب سے ۱۸ ذالحجہ کو عید غدیر منائی جاتی ہے۔ بزم فیروز کی جانب
سے ۲۴ ذالحجہ یوم ابولولو اور ۹ ربیع الاول کو عید زہرہ کی محافل ہوتی
ہیں ان تینوں محافل کے بانی جناب علی مرزا صاحب انقلابی ہیں۔

دیانت الدولہ حبشی قوم کے خواجہ سرا تھے وہ بزمانہ ولیعہدی واجد علی شاہ
کے ملازم تھے اور شاہ نے ان کو محمد معتمد علی خاں کا خطاب عطا کیا تھا پھر
شاہ نے تخت نشین ہونے کے بعد انہیں دیانت الدولہ مقدین الملک
محمد معتمد علی خاں امانت جنگ کے خطاب سے سرفراز کیا تھا۔ بعد
انتزاع سلطنت دیانت الدولہ شاہ کے ہمرکاب کلکتہ گئے وہاں سے
زیارت مقامات مقدسہ کو گئے اور پھر کلکتہ آ گئے۔ سنہ ۱۸۷۶ء میں کلکتہ
ہی میں انتقال کیا اور لاش لکھنؤ لائی گئی اور اسی کربلا میں اندرون
روضہ دفن ہوئے یہاں پر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جس زمین پہ یہ
کربلا تعمیر ہوئی ہے۔ اس زمین کے مالک حاجی توکل صاحب تھے۔

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

حاجی توکل نے اپنی یہ زمین دیانت الدولہ کو کربلا بنوانے کے لیئے دی اور مالی امداد بھی کی۔ حاجی توکل مرحوم کی قبر مسجد کے پہلو میں صحنچی کے اندر جنگلہ میں موجود ہے۔

کربلا عباس باغ

کربلا عباس باغ محلہ بالاگنج ہردوئی روڈ پر واقع ہے یہ کربلا ۱۲۵۲ھ جلوس میمنت دور محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے زمانہ شاہی میں ان کے رفیق خاص سید امام علی صاحب رفیق الدولہ بہادر نے حسب فرمان واجب الاذعان تعمیر کرائی تھی۔ اس کربلا میں بہترین نقش و نگار اندرون کربلا بنے ہیں۔ رفیق الدولہ ۱۱۹۵ھ میں ملک ایران میں پیدا ہوئے اور صغیر سنی میں اپنے والد محترم مصطفےٰ علی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے تھے اور لکھنؤ کے تاریخی محلہ کشمیری محلہ میں مقیم ہوئے اور اپنی علمی لیاقت کی بنا پر وزیر اعظم حضرت محمد علی شاہ مقرر ہوئے۔ ایک شب ۸ محرم الحرام انھوں نے ایک خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تم ایک کربلا بناؤ اور اس کا نام عباس باغ رکھو اور جو علم برآمد ہو اس کو اسمیں نصب کر دو۔ چنانچہ رفیق الدولہ نے یہ خواب جو کہ بشارت تھی شاہ موصوف سے بیان کیا۔ اب یہ سوال تھا کہ کس جگہ کربلا تعمیر ہونی چاہیے لہذا محمد علی شاہ بہادر نے یہ حکم دیا کہ شاہی ہاتھی چھوڑا جائے اور جس جگہ ہاتھی (مستک) پیشانی جھکا دے گا

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اسی جگہ کربلا تعمیر ہو۔ چنانچہ اسی دن ۸ محرم الحرام ۱۲۵۴ھ کو شاہی ہاتھی سجا کر بحکم شاہ موصوف چھوڑا گیا۔ ہاتھی حسین آباد مبارک سے گذر کر رجب گنج آیا اور حضرت محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے باغ ممکوکہ کے گرد سات چکر لگائے اور پھر بیچ باغ میں ایک اونچے مقام پر مستک (پیشانی) جھکا دی جہاں پر اس وقت روضہ اطہر تعمیر ہے۔ اب کیا تھا اسی روز محمد علی شاہ بہادر نے فرمان شاہی بنام رفیق الدولہ جاری کر دیا کہ کربلا تعمیر ہو۔ چنانچہ کربلا کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ اور بہ وقت کھدائی بیچ باغ سے جہاں پر روضہ اقدس تعمیر ہے علم برآمد ہوا جو بعد تعمیر کربلا وہیں چڑھا دیا گیا جو کہ آج تک موجود ہے اور ضریح اقدس پر نصب ہے۔ یہ تاریخی کربلا عباس باغ صرف ایک سال میں تعمیر ہو گئی سب سے پہلے عباس باغ کی زیارت خود محمد علی شاہ بادشاہ اودھ نے کی اس کربلا کے پہلے متولی و منتظم خود رفیق الدولہ مقرر ہوئے۔ رفیق الدولہ نے اپنی حیات ہی میں ۱۸۴۲ء میں ایک تحریری وقف نامہ عام بھی اس کربلا کے متعلق بر اضافہ تبدیلی گنج دیا۔ جس کا عملدرآمد دفن تعزیہ ہائے امام حسین علیہ السلام و تبور اثنا عشری خاص و عام وغیرہ انھیں کے زمانے سے شروع ہو گیا تھا جو آج بھی جاری ہے۔ ۱۹۵۴ء میں اس کا ایک بورڈ پبلک کا مقرر ہوا۔ اس سے آج تک انتظامیہ کمیٹی عباس باغ وقف عام کی زیر نگرانی جملہ انتظامات ہوتے ہیں نواب رفیق الدولہ سید امام علی خاں بہادر

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan I

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

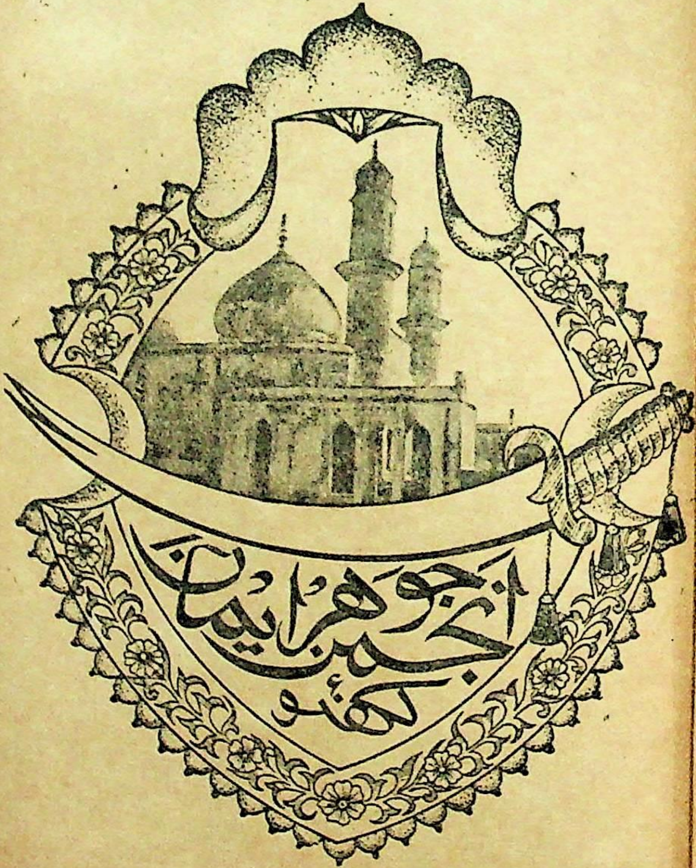

KARBALA-E-ABBAS BAGH

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

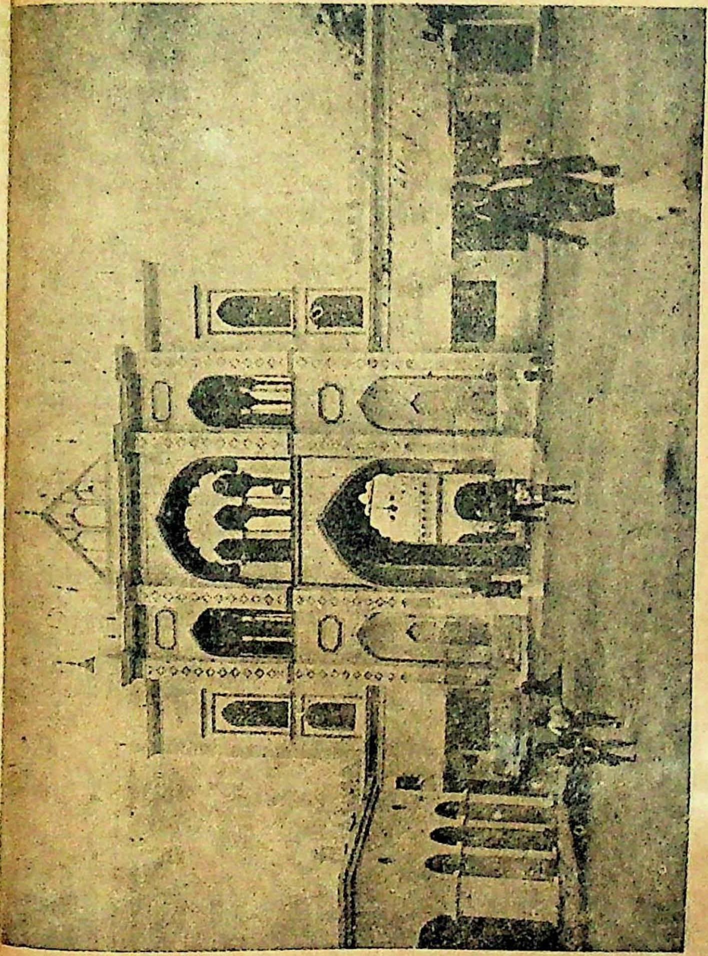

DARGAH HAZRAT ABBAS

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نے ۱۲۱۲ھ کو انتقال کیا اور اسی کربلا عباس باغ کی ردوانی میں دفن ہوئے۔

نوٹ:۔ اس کربلا میں ۱۰ ارذ الحجہ عید غدیر منجانب انجمن جوہرایان (رجسٹرڈ) شاندار طریقہ سے محفل جشن منعقد کرتی ہے۔

درگاہ حضرت عباسؑ

۱۲۱۷ھ (اور نواب آصف الدولہ بہادر میں ایک صاحب جن کا نام مرزا فقیر القار رستم نگر لکھنؤ جس جگہ پر اس وقت حضرت عباسؑ تعمیر ہے ایک کچے مکان (خام) میں رہا کرتے تھے ایک شب مرزا فقیرا کو بشارت ہوئی کہ دریائے گومتی کے فلاں کنارے پر جہاں علمہائے حضرت عباس میں سے ایک علم دفن ہے اس کو کھود کر نکال لے اور اپنے مکان میں لاکر نصب کر دے چنانچہ بشارت کے مرزا صاحب موصوف نے اس مقام کو بمعہ چند معززین شہر کے کھودا چنانچہ علم مبارک برآمد ہوا جو بھرت کا شاخہ تھا اس کو مرزا صاحب نہایت ہی تعظیم و تکریم سے اپنے مکان رستم نگر لائے۔ علم مبارک نے شہرت پائی اور پھر عوام کی حاجتیں بر آنے لگیں۔

تاریخ اودھ حصہ سوم میں حکیم نجم الغنی رامپوری لکھتے ہیں کہ چند روز بعد نواب آصف الدولہ بہادر اپنے ایک خدمت گار پر خفا ہوئے اور کہا کہ کل تیری ناک کٹوا لونگا چنانچہ وہ درگاہ آیا اور نواب کو اپنے حق میں مہربان ہونے کی دعا مانگی۔ دوسرے روز نواب اس پر اتنے مہربان ہوئے کہ اس سے بڑھ کر نہیں

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کر باتیں کرنے لگے۔ خدمت گار نے نواب کو مہربان پاکر درگاہ میں جاکر اپنی دعا کا واقعہ بیان کر دیا نواب نے علم مبارک کی تفصیل دریافت کی اس نے تمام کیفیت اس علم مبارک کے برآمد ہونے بیان کر دی۔ نواب آصف الدولہ شیدائے حضرت عباسؑ نے فوراً ایک ہزار روپیہ وہ اپنے معتبر آدمی کے ذریعہ مرزا نقیرا کے مکان پر بھیجا بعدہٗ نواب خود علم مبارک کی زیارت کو گئے اور وہاں ایک گنبد اینٹوں کا تعمیر کرایا جب مرزا نقیرا نے رحلت کی تو ان کے صاحبزادے درگاہ کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ نواب آصف الدولہ بہادر سے صفائی قلب نواب سعادت علی خاں سے نہ تھی اور انھوں نے منت مانی تھی کہ اگر سلطنت حقدار رسید ہو گئی تو درگاہ طلائی گنبد تعمیر کراؤں گا چنانچہ جب سریر آرائے سلطنت ہوئے تو درگاہ میں حاضری دی۔ دستر خوان بڑے اہتمام سے ہوا۔ اب درگاہ میں خصوصیت یہ ہوئی کہ گنبد طلائی تعمیر ہوا جس کی تاریخ مرزا محمد حسن قتیل نے یوں لکھی ہے

ایں گنبد جدید بنائے سعادت است

اب درگاہ کا انتظام ہر طرح سے درست تھا۔ سرکاری پہرا اور ایک داروغہ بھی تعینات تھا۔ اور صندوق میں نقرہ ہائے طلائی علم وغیرہ فرش و شیشہ آلات و ممبر بھی رکھا گیا تھا۔ مگر بانی درگاہ کی اولاد ہی کو سب نذر ملتی تھی نواب سعادت علی خاں کے بعد ان کے صاحبزادے نواب رکن الدولہ نے ایک حوض اندرون صحن درگاہ بنوایا جس کی تاریخ سلیمان خاں اسیر نے

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یوں لکھی ہے۔

چشمۂ فیض چوں نواب امیر الدولہ کردہ تعمیر پئے نذر امام دوسرا
استداد بہر تماشش بہ طہارت تاریخ قلم کرد رقم ثانی کوثر بادا

نواب سعادت علی خاں کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے نواب غازی الدین حیدر بہادر تخت نشین ہوئے جن کے دور میں بھی نذریں اور دسترخوان نہایت تزک و احتشام سے ہوتے رہے۔ وسیع جلوخانہ انہیں نے تعمیر کرایا تھا اندرون درگاہ ممبر نیز دوسرا سامان بھی درست کرایا اس درگاہ کے دروازے پر چاندی چڑھوائی۔

ملکہ زمانیہ زوجہ نصیر الدین حیدر بہادر ہر نوچندی جمعرات کو درگاہ آیا کرتی تھی اور اس سستی کے زمانہ میں مبلغ دس ہزار روپیہ کا صرف دسترخوان اندرون درگاہ کرتی تھیں اور باورچی خانہ بھی اندرون درگاہ انہیں کا تعمیر کرایا ہوا ہے۔ جس روز نواب تفضل علی خاں اعتماد الدولہ بادشاہ کے نائب ہوئے انھوں نے بھی نہایت بہتر طریقہ سے انتظام کیا۔

غدر ۱۸۵۷ء کی لوٹ میں علم مبارک برآمد کردہ مرزا فقیر نیز جملہ سامان تلف ہوگیا۔ اور درگاہ بحق سرکار برطانیہ تبدیل ہوگئی بعد چند سال کے غلام رضا خاں شرف الدولہ جن کا ابتدائی نام رائے جگناتھ اگروال تھا جو عوام میں شرف الدولہ کے خطاب سے مشہور [illegible] جنہوں نے لکھنؤ میں [illegible]

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور نواب واجد علی شاہ جو اس وقت کلکتہ میں تھے معرفت صحبت اللہ اور عاقل الملک حکیم مرزا خاں بہادر کے رجسٹر نزول سے واگذار کرا دیا اور رولانے جگنا تھ اگروال المعروف غلام رضا خاں شرف الدولہ نے کچھ مزید سامان اپنی جانب سے درگاہ میں چڑھوایا بعد انتزاع سلطنت اودھ نواب واجد علی شاہ نے اپنا تاج اور تلواریں درگاہ میں چڑھا دیا تھا وہ بھی ایام غدر میں تلف ہو گیا۔ نزول سے واگذار ہونے پر نواب واجد علی شاہ بہادر نے بذریعہ فرمان ۲۵ محرم سنہ ۵۹ء درگاہ کو نواب حسن علی خاں بہادر کو ہبہ فرما دیا جن کی اولادیں اب تک درگاہ کی خدمات کر رہی ہیں۔ غدر کے حالات میں تاریخ شاہد ہے کہ برجیس قدر مرزا رمضان علی خاں پسر نواب واجد علی شاہ انگریزوں کے بعد روانگی کلکتہ ۱۵ ماہ ٹکر لیتے رہے ان کا تعزیہ جواہرات و سامان جلوس جو اس درگاہ سے زمانہ برجیس قدر اٹھا کرتا تھا سب لٹ گیا اس واقعہ کو مسٹر فاربس نے اپنی کتاب زبان انگریزی (تاریخ ہند) میں لکھا ہے کہ۔

"اس لوٹ میں صرف کلغی نقرئی جو لوٹی تھی اس کو مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں انگلینڈ میں لے جا کر فروخت کیا گیا"

شرف الدولہ محمد ابراہیم غدر میں قتل ہوئے اس کی تشریح تاریخ اودھ صفحہ ۳۵۷ جلد دوم میں مصنف سید کمال الدین الحسن الحسینی نے یوں لکھا ہے کہ بروز جمعہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۲۷۴ھ جب مسٹر کانگی صاحب سٹی مجسٹریٹ گورے لے کر کوٹھوں پر سے ہو کر داخل درگاہ ہوئے تو وہ ظالم ننگی تلواریں لئے

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہوئے کھڑے تھے انھوں نے دوڑ کر پوچھا کہ اس اسیر کا کیا حکم ہوتا ہے کہا مار ڈالو جب نامرد ازلی پھرے تو نواب صاحب نے عنایت علی خدمت گار کو بازو سے جوشن بند اتار کر دیئے اور کہا کہ یہ میری نشانی میرے گھر پہونچا دے نہ اسنے خوف سے انکار کر دیا۔ شرف الدولہ محمد ابراہیم نے کہا وہ دیکھو قاتل آپہونچے یہ کہہ کر پہلو کے ممبر نماز کو کھڑے ہو گئے ایک نامرد نے بندوق اور دوسرے نے تلوار ماری موصوف نمازیں قبلہ رو گر رہے تھے اس عرصہ میں کار بگی بھی آ گئے عنایت علی خدمت گار سے پوچھا یہ کس کی لاش ہے۔ جواب ملا۔ شرف الدولہ محمد ابراہیم خاں کی کاریگی دار نے فوراً خاکروب کو حکم دیا کہ سب لاشوں کو اٹھا کر صاف کر دو چنانچہ فوراً گایا ورچی خانہ درگاہ سب مقتولین و متوللین کی لاشوں کو سپرد خاک کیا گیا۔ یہ شرف الدولہ محمد ابراہیم وہ تھے جنہیں ملکہ بیگم حضرت محل صاحب نے اپنا مشیر خاص بنایا تھا جو عدالت ملکہ حضرت محل کے کرتا دھرتا تھے۔

امام باڑہ جھاؤلال ٹھاکر گنج

ٹھاکر گنج کی سڑک پر راجہ جھاؤلال کا امام باڑہ ہے جو کہ ماضی کے اتحاد کی ایک سبق آموز یادگار ہے۔ راجہ جھاؤلال سکینہ (کا کستہ) تھے نواب شجاع الدولہ کے زمانے میں شاہی اصطبل کے داروغہ تھے نواب شجاع الدولہ کا انتقال ہو جانے پر راجہ جھاؤلال فیض آباد چھوڑ کر لکھنؤ آ گئے لیکن اپنے

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نواب کے وفادار رہے اور انکی بیوہ ماں نواب بیگم صاحبہ اور ان کی بیوہ کی خدمت کرتے رہے یہ دونوں مسمات ان کو للّو جی کہتی تھیں یہ جھاؤ لال کا گھریلو نام تھا۔ باورچی خانے کے داروغہ حسن رضا خاں تھے جو آصف الدولہ کے ساتھ لکھنؤ چلے آئے انہیں کو نواب آصف الدولہ بہادر نے سلطنت اودھ کا وزیر اعلیٰ بنا کر سرفراز الدولہ اور انتظام الملک کے خطاب سے نوازہ راجہ ٹیکت رائے انہیں کے نائب تھے۔ جب انگریز داروغہ کے اشارے پر آصف الدولہ اپنی اولاد اور دادی سے دولت حاصل کرنے فیض آباد گئے تو ان کے ساتھ ایک نائب مختار مختار الدولہ بھی تھے ادھر راجہ جھاؤ لال راجہ سورج سنگھ بیگمات اودھ کا خزانہ سنبھالے ہوئے تھے جس کی وجہ سے مختار الدولہ اور جھاؤ لال میں اختلاف ہوگیا تھا اور بعد رنجش کا سبب بنا۔ جھاؤ لال اپنی خدمات کے بدولت نواب آصف الدولہ کی نظر پر چڑھ گئے نواب آصف الدولہ راجہ جھاؤ لال پر اتنا مہربان ہوئے کہ پہلے توپ خانہ ان کے سپرد کیا پھر انھیں بخشی کا عہدہ اور ایک خلعت عطا کی اب کیا تھا سفر کے لئے پالکی جھالدار نفیس سواری کے لئے مل گیا راجہ جھاؤ لال راجہ کے بجائے مہاراجہ بن گئے۔ جھاؤ لال نواب آصف الدولہ کے مشیر خاص تھے اور نواب آصف الدولہ راجہ جھاؤ لال کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھنے لگے۔ تمام اختیارات وزارت راجہ جھاؤ لال کو حاصل تھے اسی زمانے میں کرنل کی لاٹ کے پاس ... یہ جھاؤ لال نے اپنا مکان بنوایا اس کے ساتھ ساتھ پل کی تعمیر کروائی جو

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gya

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

آج تک جھاؤ لال کا پل کہلاتا ہے اسی کے بعد امین آباد کی بنیاد پڑی جھاؤ لال کا بازار ٹکیٹ رائے کے جواب میں بنائی گئی تھی۔ تو ہی یاپ جتنی کو فروغ دینے کے لیئے راجہ ٹکیٹ رائے نے حیدر گنج میں ایک مسجد دوسری تالاب کے کنارے ایک مسجد بنوائی تو راجہ جھاؤ لال نے ٹھاکر گنج میں امام باڑہ تعمیر کروایا ان کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے اسقدر عقیدت تھی کہ ایک مشہور واقعہ راقم الحروف تحریر کر رہا ہے وہ یہ کہ:

"جب راجہ جھاؤ لال بغرض زیارت مزار اقدس سیدالشہداء عراق گئے تو جہاں سے سرحد کربلا شروع ہوتی ہے آپ سر پا برہنہ پیادہ ہوکر کونیوں اور گھٹنوں سے روضہ اقدس تک پہونچے اور بار بار یہی الفاظ زبان سے نکلتے تھے کہ " یہ وہ ارض مقدس ہے جہاں نواسہ رسول جگر گوشہ بتول کا خون بہا ہے میں سگ زرد سیاہ اس مقدس زمین پر کیسے اپنے پیروں سے چلوں نہ جانے میرا کوف پیر کس جگہ غلط پڑ جائے"

دیکھا آپنے راجہ جھاؤ لال کی فرزند رسول حضرت امام حسین علیہ السلام سے انکی حسن عقیدت یہی وجہ ہے کہ آج وہ اپنے مولا حسینؑ ہی کی بارگاہ اقدس کربلائے معلی عراق میں چین سے محو خواب ہیں۔ جب آصف الدولہ کا بڑا امام باڑہ بن کر تیار ہو چکا تو جھاؤ لال اپنے امام باڑے کو مکمل کرانے لگے اور اتنے مصروف ہو گئے کہ دربار میں آنا جانا ترک کر دیا ایک دن بادشاہ نے نہ آنے کی وجہ دریافت کی تو جھاؤ لال نے جواب دیا "آپ کی

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سرکار سے اونچی سرکار یعنی حسینؑ کی سرکار میں ملازمت کر چکا ہوں"

جھاؤلال کے اس جواب پر آصف الدولہ بہت خوش ہوئے جب جھاؤلال کا امام باڑہ بن کر تیار ہوا تو نواب آصف الدولہ ہاتھی پر سوار ہو کر امام باڑے کی زیارت کو آئے نذرانہ عقیدت پیش کیا واپس ہو گئے۔ آصف الدولہ نے اسی امام باڑے کے سامنے ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرا دی جس پر املی کا درخت سایہ کئے ہوئے ہے۔ اس وجہ سے اس مسجد کا نام املی والی مسجد پڑا۔

شبیہ روضۂ نجف

ایک مومن دیندار حسن مرزا صاحب لکھنؤ کے تاجر تھے انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ...... میں تابوت جناب امیر علیہ السلام اٹھا رہا ہوں اور تابوت کی ساخت اس وضع کی ہے چنانچہ انھوں نے ۱۲۹۲ھ میں اپنے ہاتھ سے تابوت بنا کر ۱۸ رمضان شب ضربت اپنے قرابت دار میر محمد شاہ کے مکان واقع رستم نگر (اسی مقام پر جہاں اب تابوت رکھا ہے) اور ۲۱ رمضان کو اٹھایا یہ بشارت کی برکت ہے کہ ابتدا ہی سے کثیر مجمع ہونے لگا کچھ عرصہ بعد محلے کے مکان مستورات سے اور میدان و سڑکیں مومنین سے مملو نظر آنے لگے۔ حسن مرزا صاحب کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی دو بیٹیاں تھیں حسن مرزا صاحب کے انتقال کے بعد انکے بڑے داماد حاجی افضل حسین صاحب اسی طرح تابوت اٹھاتے رہے اسی کے ساتھ حاجی صاحب نے پہلے وہ مکان خریدا

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جس سے تابوت کی ابتدا ہوئی تھی رفتہ رفتہ نجف اشرف کا نقشہ بنوا کر انتظام کرتے رہے بالآخر ۱۹۳۲ء میں مرحوم نے ایک اجتماع کثیر کیا جس میں تمام مجتہدین کرام بھی شریک تھے سرکار ناصر الملت اعلی اللہ مقامہٗ نے اپنے دست حق پرست سے سنگ بنیاد رکھا اور اسی سال قبہ تعمیر ہوا جس پر مرزا کاظم حسین صاحب محشر کا تصنیف کردہ قطعہ تاریخ ہے۔

بہشت تربت نجف امام مظلوم
۱۳۴۲ ۱۹

اب اس روضہ کے متولیان حسن مرزا صاحب کے نبیرگان ہیں جو اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم چل رہے ہیں

روضۂ زینبیہ

یہ روضہ ٹیکسٹ مائے روڈ مہدی گنج میں واقع ہے۔ اس میں داخلے کے دو پھاٹک ہیں ایک مردانہ ایک زنانہ روضہ سادہ مگر بڑا شاندار ہے دالان پیش دالان سے متصل شہ نشین ہے جس کے کئی درجہ کمرے کے سامنے کے رخ دروازوں کی جوڑیاں لگا دی گئی ہیں شہ نشین میں جناب زینب بنت امیر المومنین علیہ السلام کا مزار اقدس بنایا گیا ہے برابر والے دوسرے درجے میں جناب شہزادی سکینہؑ بنت الحسینؑ کا مرقد ہے نو مربع اس کے کٹہرے پر چاروں طرف سے سیاہ غلاف چڑھا ہوا ہے شہ نشین کے بالائی جانب ایک بڑا کمرخی گنبد ہے یہ روضہ ۱۲۲۷ھ م ۱۸۰۷ء میں تعمیر ہوا

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

تاریخ یہ ہے ۔

روضہ زینبؑ مجوسیمین ملال
۱۲۹۰

اس روضہ کو میر مدد علی عرف اچھے صاحب المتخلص بہ عیش نے تعمیر کرایا تھا اصل روضہ اقدس اس شہزادی کونین ثانی زہراؑ جناب زینبؑ صلواۃ اللہ علیہا کا دمشق ملک شام میں ہے ۔ اور یہ اسی روضہ اقدس کی نقل سرزمین لکھنؤ پر بنائی گئی ہے ۔ اس روضہ کے بانی میر مدد علی عیش شہزادہ سلیمان قدر کے مختار اور لکھنؤ کے نامور مشہور مرثیہ گو جناب مودب صاحب کے نانا تھے انھوں نے ۱۸۹۲ء میں انتقال کیا اور اپنے ہی تعمیر کردہ روضہ میں مدفون ہوئے اس روضہ میں ہر سال ، ہمیشہ دو دلیسے ہوتے ہیں پہلا دلیسہ دسویں صفر کو بسلسلہ شہادت جناب سکینہ بنت الحسینؑ دوسرا دلیسہ ۶ رجمادی الثانی شہادت حضرت زینبؑ بنت علی مرتضیٰ علیہ السلام ان ہر دو دلیسوں میں کثیر تعداد مومنات کی ہوتی ہے جو تابوت اٹھایا کرتی ہیں متولیان روضہ و شیعہ وقف بورڈ کی عدم توجہ کے باعث یہ روضہ بالکل دن بدن خستہ و شکستہ ہو گیا ۔ اسی روضہ اقدس میں ایک کشادہ مسجد بھی ہے جس کے دروں کو گموں (اینٹوں) سے بند کر دیا گیا ہے ۔ نہ جاروب کشی نہ روشنی نہ ازان نہ کوئی مرد مومن ایک وقت کی نماز ادا کرتا ہے جس میں ہمیشہ تاریکی ہی تاریکی اور ڈھیروں کوڑا پڑا رہتا ہے اگر ایسے مقام پر کوئی شیعہ مرد مومن نگراں کار منجانب متولیان یا شیعہ وقف بورڈ مقرر ہو تو کم از کم اس خانہ خدا کی صفائی و ازان وغیرہ ہو اور

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gya

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

روضہ میں آنے والی زائرین کی رہبری کرے۔

کارکنان شیعہ ویلفیر سوسائٹی کو خدا جزائے خیر عطا کرے کہ انھوں نے ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے روضہ کی جدید تعمیر کے لیے ایک تعمیری کمیٹی روضہ زینبیہ کے نام سے قائم کی اور بذریعہ چندہ اس روضہ کی جدید تعمیر کا سنگ بنیاد بدست عالیجناب خطیب الایمان سید مظفر حسین صاحب طاہر جہرولی رکھا گیا اور ہر پنجشنبہ صبح ۸ بجے ایک مجلس عزا برپا ہوتی ہے جس میں مومنین کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔

راقم الحروف کی پر خلوص اپیل ہے کہ مومنین اس روضہ کی بقا اور تعمیر جدید کے لئے حسب استطاعت سید علی رضا صاحب کو چندہ مرحمت فرما کر حسینؑ اور حسینؑ کی دکھ درسیدہ مظلوم ماں جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی دعائیں حاصل فرمائیں اور حسینؑ مظلوم کی مظلوم صابرہ بہن زینبؑ کی یادگار کو قائم رکھیں۔

شیعہ وقف بورڈ کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

امامباڑہ نواب آصف الدولہ بڑا امامباڑہ

اس وسیع اور عظیم الشان امام باڑہ کو نواب آصف الدولہ نے ۱۷۸۴ء میں تعمیر کروایا تھا اس امام باڑہ کے صحن کی لمبائی ۳۰۳ فٹ ہے چوڑائی ۱۶۳ فٹ

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور بلندی ۶۳ فٹ ہے صحن سے گذر کر پہلے ہال میں جانا پڑتا ہے یکے بعد
دیگرے دو ہال ہیں۔ ہر ہال کی لمبائی ۱۶۳ فٹ۔ چوڑائی ۵۳ فٹ اور بلندی ۵۰
ہے۔ ان ہالوں کی دیواروں کی موٹائی ۱۶ فٹ ہے۔ پہلے ہال کے اندر مجالس
منعقد ہوتی ہیں۔ اور قومی جلسے ہوتے ہیں۔ دوسرے ہال میں نواب آصف الدولہ
بہادر کی قبر ہے جس کے چہار جانب چاندی کا کٹہرا اور قیمتی شامیانہ قبر پر نصب
ہے۔ قبر کے سرہانے شاہی تاج شیشے کے بکس میں رکھا ہے اس پورے
ہال میں جھاڑ فانوس زمین پر استادہ اور چھت میں لٹکے ہوئے ہیں۔ ان
ہالوں کی چھت پر بھول بھلیاں بنی ہوئی ہے جس کا راستہ صحن کی شہ
نشین کے گوشہ سے ہے جس کے اوپر سیاح گائڈ کے ہمراہ نہ ہو تو
باہر نکلنا مشکل ہو جائے گا سیاح راستہ بھول جائے گا۔ دنیا کے بڑے
بڑے انجینیر ان ہالوں کو حیرت سے دیکھتے ہیں اس لئے کہ ان ہالوں کی
چھت میں نہ تو لوہا ہے نہ لکڑی صرف اینٹ اور مصالحہ کی جڑائی ہے۔
پوری دنیا میں یہ دونوں ہال اپنی مثال صرف آپ ہی ہیں ان دونوں ہالوں کے
بعد شہ نشین ہے جس میں علم سجے ہوئے ہیں اور ضریح رکھی ہوئی ہے
صحن امام باڑہ میں جانب پورب باؤلی بنی ہوئی ہے اور پچھم کی سمت
مسجد ہے جو مسجد آصفی کے نام سے مشہور ہے۔ مسجد میں داخلے کے لئے ایک
بہت بڑے چبوترے سے گذرنا پڑتا ہے جو صحن مسجد ہے اور لوہے کے
جنگلے سے گھرا ہوا ہے مسجد میں یکے بعد دیگرے ۲ ہال ہیں جس میں نماز جمعہ ادا

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

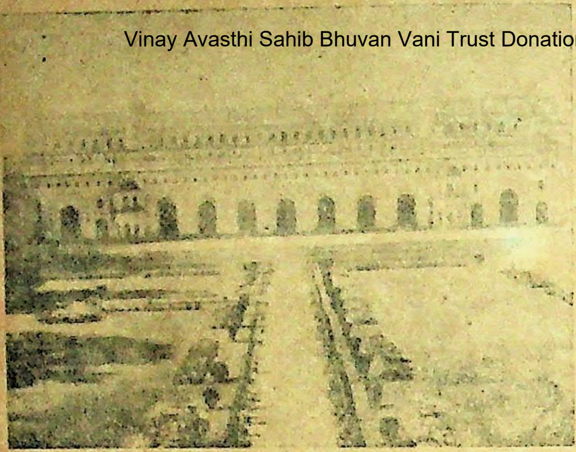

IMAMBARA ASAF-UD-DAULA

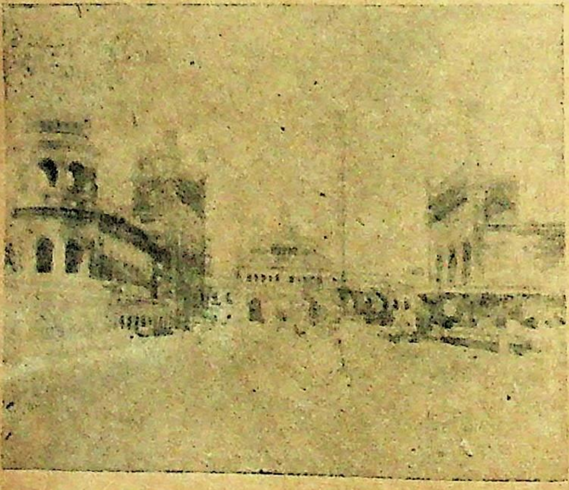

ROOMI GATE

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

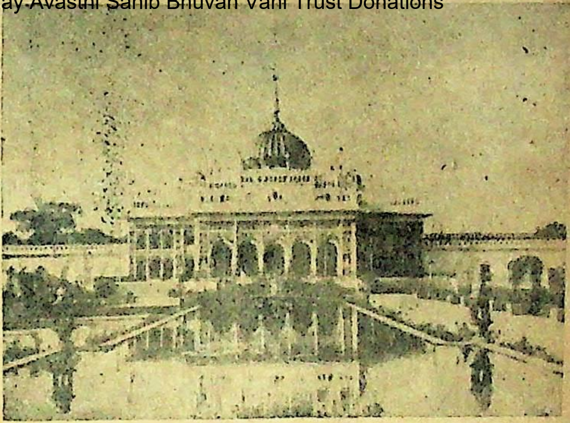

IMAMBARA HUSAINABAD

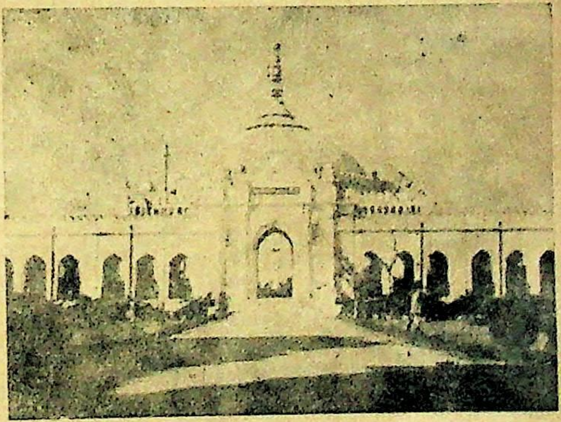

SHAHNAJAF

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نماز عیدین ہوتی ہیں اس مسجد میں بیک وقت ۵، ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں مسجد کی چھت پر ۲ بلند مینار اور ۳ گنبد بنے ہوئے ہیں۔ امام باڑہ کے درمیانی گیٹ سے باہر آئیے تو سیڑھیوں سے اتر کر بہت بڑا گول لان ہے اس میدان سے یکم محرم کو ضریح اقدس اٹھ کر امام باڑہ حسین آباد جاتی ہے، ۶ محرم کو اس میدان میں آگ پر ماتم ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لان کے بعد صدر گیٹ ہے جسکے روبرو نوبت خانہ ہے اور جانب پچھم ایک بہت بلند گیٹ ہے جو رومی گیٹ کے نام سے مشہور ہے! اس امام باڑہ کے اخراجات کا تعلق وقف حسین آباد سے ہے۔

امامباڑہ حسین آباد المعروف چھوٹا امامباڑہ

جس جگہ یہ امامباڑہ بنا ہوا ہے پہلے اس جگہ پر جمنیا باغ تھا۔ اس امامباڑہ کی تعمیر کا سبب یہ ہوا کہ ایک دختر محمد علی شاہ ایام طفولیت میں فوت ہو گئی اور اسی باغ میں دفن ہوئی اور امامباڑہ کی تعمیر شروع ہو گئی امام باڑہ کی تعمیر کا اہتمام عظیم اللہ خاں کے سپرد تھا۔ یہ امامباڑہ ۱۸۲۹ء بیس لاکھ روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا۔ بعد تعمیر امامباڑہ محمد علی شاہ نے بموجب عہد نامہ فیما بین ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ اودھ ۲۳، نومبر ۱۸۲۹ء کو بارہ لاکھ روپیہ کے پرامیسری نوٹ کمپنی کے پاس جمع کئے۔ یہ عہد نامہ ایک قسم کا عہد نامہ احدیہ ہے علاوہ اس ہبہ احدیہ کے حضرت محمد علی شاہ نے معرفت کرنل جان لو

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ریزیڈنٹ ۲۸ قطعہ پرامیسری نوٹ اور مبلغ ایک لاکھ پانچ ہزار ر
اور شامل امام باڑہ کیئے اس رقم کو بھی اس عمارت کی مرمت سے متعلق کردی اور
اپنی والدہ جن کا مقبرہ بھی اسی امام باڑہ میں ہے اس کے مصارف اور غربا کے درمیان
تقسیم ہو۔ اس طرح یہ رقم تینتیس لاکھ اکتیس ہزار متعلق امام باڑہ جمع ہوگئی۔
رفیق الدولہ اور عظیم اللہ خاں بحیثیت متولی کار امام باڑہ انجام دیتے رہے۔ اور
رفیق الدولہ نے مبلغ ایک لاکھ ہزار روپیہ کے پرامیسری نوٹ تعمیر امام باڑہ
کی بچت سے جمع شدہ رقم میں اور شامل کیئے۔ اس رقم کے متعلق کپتان فلیچر
کے خط مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۵۴ء سے ظاہر ہے۔ یہ پوری رقم مبلغ ۳۶ لاکھ
پچاس ہزار کے ایسٹ انڈیا کمپنی کے پاس واسطے امام باڑہ کے جمع ہوگئی ہم آئندہ اس
سے متعلق تفصیل پیش کرینگے اس امام باڑہ کا گیٹ بہت بلند ہے صدر گیٹ سے امام باڑہ کی شہ نشین تک دریا
میں ایک نہر ہے اس نہر میں ایک کشتی میں دلدل تیرا کرتا ہے ـــ امام باڑہ قابل دید
ہے نقش و نگار اور آیات قرآنی حیرت انگیز ہیں۔ جھاڑ فانوس اور علم
وغیرہ غرضکہ قیمتی سامان سے امام باڑہ ہر وقت سجا رہتا ہے اور زمانہ
ایام عزا میں تو خصوصیت کے ساتھ سجایا جاتا ہے اس امام باڑہ میں موم کی
ضریح رکھی جاتی ہے جو ۱۰ محرم کو ایک بہت بڑے جلوس کے ہمراہ روضۂ
کاظمین میں لاکر دفن کی جاتی ہے۔ محمد علی شاہ کی قبر بھی امام باڑہ کے
دوسرے ہال میں ہے۔ اس امام باڑہ میں ایک مسجد بھی ہے۔ یہ امام باڑہ
وقف حسین آباد سے متعلق ہے

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مسجد خاک پاک اور امام باڑہ

نواب آغا ابو صاحب مرحوم مغفور ۱۸۵۶ء بغرض حج بیت اللہ اور زیارت روضہ امام حسین علیہ السلام ہندوستان سے گئے تھے۔ عراق پہونچ کر موصوف نے ایک مسجد خاک پاک کی بنوائی اور ۱۸۵۹ء اس مسجد کو ۲ بڑے لکڑی کے بکسوں میں پیک کرا کے لکھنؤ لائے اور یہاں ترمذی گنج میں مسجد کو نصب کرایا ہندوستان میں صرف یہی ایک مسجد ہے جو خاک پاک کی ہے پورے ملک میں یہ مسجد اپنی مثال صرف آپ ہی ہے اسی مسجد کے برابر ایک امام باڑہ بھی تعمیر کرایا جو امام باڑہ آغا ابو صاحب کے نام سے مشہور ہے اور حسین آباد وقف سے وابستہ ہے جس میں برابر مجالس منعقد ہوتی ہیں۔

کربلا بی مصری

یہ کربلا محلہ مصاحب گنج میں قریب برف خانہ واقع ہے بی مصری نواب آصف الدولہ کے زمانے میں ایک مشہور صاحب فن تعین نواب آصف الدولہ ان کے بڑے قدردان تھے۔ نواب صاحب نے انکو ۱۲ بیگھہ آراضی عطا کی تھی جس میں موصوفہ نے ایک مسجد اور کوئی مکان بنوایا دونوں عمارتوں کے درمیان ایک معمولی امام باڑہ بھی تھا مسجد نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مگر استر کاری کے لباس سے آراستہ نہ ہو سکی تھی امام باڑے کے باہر ایک درخت کے نیچے گیارہ چھوٹی چھوٹی تربتیں بنی ہوئی ہیں بغیہ میں تعزیے اور میتیں بھی دفن ہوتی ہیں جو آج مصری کی بغیہ سے مشہور ہے مصری کی بغیہ لکھنؤ کا بہت بڑا قبرستان ہے۔

روضہ فاطمین شبیہ جنت البقیع

یہ روضہ مبارک ابتداءً بعہد واجد علی شاہ میں ایک مسماۃ مومنہ جواہر خانم یا صرف جواہر نامی نے تعمیر کرایا جب وہ انتظام نہ کر سکیں تو انھوں نے اس روضہ کے ساتھ ساتھ اسکی متعلقہ آراضی کا بیعنامہ ایک خطیر رقم لے کر نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ صاحبزادی شاہ اودھ نواب محمد علی شاہ بادشاہ کے نام کر دیا۔ بیگم صاحبہ نے کچھ عرصہ بعد اسکو اپنے فرزند نواب صادق علی خاں صاحب کے نام کر دیا اور بیگم صاحبہ کے شوہر نواب معظم الدولہ باقر علی خاں ابن نواب کمال الدین حیدر خاں ابن نواب شجاع الدولہ بہادر نے اس میں اور آراضی خرید کر شامل کی اسکے بعد نواب صادق علی خاں نے روضہ کے برابر ایک پختہ وسیع کمرہ تعمیر کرایا اور اس میں مومنین دفن ہونے لگے آپکی جانب سے حکیم چھوٹے صاحب موسوم بہ حکیم لبھوڑہ اس روضہ کے منتظم و نگراں معین ہوئے اور تا حیات نگراں رہے اس روضہ کے پائیں ایک تہہ خانہ تھا۔ جس میں متعلقہ سامان رکھا جاتا تھا۔ ہر لپ چندی جمعرات کو نہایت اہتمام

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یہ مجلس ہوتی تھی روضہ کی چاردیواری کے باہر پھاٹک کے برابر ایک وسیع دالان اور کمرہ تھا جس میں سبیل تھی نواب صادق علی خاں کے انتقال کے بعد انکے تین فرزند نواب حسین علی خاں، نواب اصغر علی خاں، نواب زین العابدین خاں صاحبان اس کے مالک و متولی ہوئے۔

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء کی دوپہر میں اس روضہ مبارک میں آگ لگی یہ خبر سنتے ہی سب سے پہلے جناب کاظم علی صاحب نے آگ کے شعلوں پر پانی ڈالا جو تبرکات چوبی اس روضہ میں موجود تھے۔ وہ سب نذر آتش ہوئے یہاں کی عمارت کے چونے نے آگ پکڑی آگ لگنے کی خبر ہوتے ہی تمام اہل محلہ دوڑ پڑے اور کسی صورت سے بہرحال آگ پر قابو پالیا۔ آگ بجھ گئی۔ مگر اسی وقت سے موجودہ مومنین سے جناب نایاب حسین صاحب زری والا نے چندے کی اپیل کی انکی اپیل پر قوم نے لبیک کی آواز بلند کی چنانچہ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۵ء سے روضہ مبارک کی تعمیر تو شروع ہو گئی خداوند عالم واکبر طاہرین نے ان تمام مومنین کی کوششوں کو پایہ تکمیل تک پہونچایا۔ اور جس جس نے دامے درمے سخنے اسکی خدمت کی ہے جناب معصومہ عالمیان قبول فرمائیں۔ اراکین تعمیری کمیٹی روضہ فاطمین یا مومنین کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ یہ روضہ مبارک اتنے قلیل عرصہ میں اس انداز سے تعمیر ہو کر مرکز نظر بنے گا۔ یقیناً اس میں اللہ کی مدد اور اعجاز معصومۂ عالم شامل حال ہے۔ حسب قدامت قدیم بزمانہ شاہی اب ہر پنجشنبہ روضہ مبارک میں اولاً حدیث کساء

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بعدہ مجلس عزا منعقد ہوا کرتی ہے جس میں کثیر مومنین شرکت کرتے ہیں۔
روضہ مبارک کا باب الداخلہ بھی بڑے عالیشان پیمانہ پر تعمیر ہو چکا ہے
جس پر گنبد خضرا کی نقل بنی ہوئی ہے اور ناد علی آیات قرانی نہایت خوشخط
تحریر ہیں جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں باب الداخلہ کا نام باب الذہرا
رکھا گیا ہے جزاک اللہ فی الدارین جزا ۱۴۰۰ھ

شاہ نجف

یہ روضہ سکندر باغ کے بغل میں ۱۲۳۲ھ میں شاہ غازی الدین حیدر
نے تعمیر کرایا تھا جو شاہ نجف کے نام سے مشہور ہے۔ روضہ کے چاروں
طرف غلام گردش ہے اور بالائی حصہ میں ایک بڑا خوبصورت گنبد ہے
جس پر سنہرا کلس لگا ہوا ہے۔ بزمانہ شاہی روضہ کے وسط میں نہایت
خوشنما سنہرا بلوری تعزیہ رکھا ہے جو انگلستان سے ڈھل کر آیا تھا اس
پر نہایت خوشنما اور دلکش سنہرا گنبد بنا ہے اس کے علاوہ بعض
دوسرے تعزیہ ہاتھی دانت، آبنوس، صندل، نقرئی، گنگا جمنی
اور دوسرے مختلف دھاتوں کے بنے ہوئے ہیں اس روضہ میں شاہ
غازی الدین حیدر کے علاوہ انکی بیگمات بیا مبارک محل، ممتاز محل، سرفراز
محل، بھی موت کی نیند سو رہی ہیں شاہ غازی الدین حیدر نے ۱۲۴۲ء
میں وفات پائی۔

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جامع مسجد حسین آباد

یہ مسجد حسین آباد امام باڑے کے مغربی حصہ میں واقع ہے مسجد نہایت وسیع و شاندار تعمیر کی گئی ہے جسکو شاہ محمد علی شاہ بادشاہ نے بنوانا شروع کیا مگر اس کے مکمل ہونے کے قبل بادشاہ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد شاہی خاندان کی بیگم ملکہ جہاں صاحبہ نے مکمل کروایا اس کے اندر اور باہر کی دیواریں عربی طرز کی بنی ہوئی ہیں حسین آباد کی سرزمین ایک دلکش نظارہ پیش کرتی ہے۔

روضہ جنت البقیع اور مسجد نبوی

یہ مسجد بھی ہندوستان میں اپنا جواب آپ ہی ہے میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ یہ ایک چھوٹی سی عمارت لکھنؤ کی ایک مشہور معزز شخصیت جناب یوسف حسین صاحب بیرسٹر مرحوم کے خاندان کے کسی فرد نے بنوائی تھی۔ یہ مسجد اور روضہ جنت البقیع کیننگ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن ڈیوڑھی آغا میر ہوائی جہاز والی بلڈنگ کے پہلو میں واقع ہے اس کی صفت یہ کہ اس مسجد میں نو ۹ در میں اور ہر در میں ایک ہی آدمی نماز پڑھ سکتا ہے دوسرے آدمی کی گنجائش نہیں ہے پہلو میں وہ حصہ بنا ہوا ہے جس جگہ رسول کریم خطبہ فرماتے تھے مسجد کے صدر دروازہ کے باہر ہی جنت البقیع تعمیر ہے۔

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

چند عمارتیں اور امام باڑے

شبیہ نجف نواز گنج اور روضہ جناب محمد (سپتہ تالکٹورہ روڈ) کی تاریخ میرے علم میں نہیں ہے میں ان پر روشنی ڈالنے سے قاصر ہوں علاوہ ان کے امام باڑوں کی ایک مختصر فہرست جو کہ میرے علم میں ہیں پیش کر رہا ہوں اگر میرے علم کی کمی کے سبب کچھ امام باڑے فہرست میں نہ ہوں تو مومنین سے معافی کا خواستگار ہوں۔

امام باڑہ غفران مآب، جنت کی کھڑکی، امام باڑہ آغا باقر، ترکاری منڈی، امام باڑہ نواز گنج، امام باڑہ میاں الماس، امام باڑہ زین العابدین ہردوئی روڈ، امام باڑہ مغل صاحب وزیر باغ، امام باڑہ آغا ابو صاحب ترمنی گنج، امام باڑہ قصر حسینؑ امام باڑہ کنیز فاطمہ کاظمین روڈ، امام باڑہ سوداگر گھڑیالی چوک، امام باڑہ قصر حسینی بلوچپورہ، امام باڑہ امیر محل رسی بٹان، امام باڑہ داداب علی خاں مولوی گنج، امام باڑہ سید تقی صاحب چوک، امام باڑہ مفتی گنج، کالا امام باڑہ پیر بخارہ، امام باڑہ کنیز چاول والی گلی، امام باڑہ ڈپٹی عظیم صاحب وزیر گنج، امام باڑہ سبطین آباد حضرت گنج، امام باڑہ سرکار حسینی کشمیری محلہ، امام باڑہ میر واجد علی گولہ گنج، امام باڑہ باب انجام نخاس، امام باڑہ تقیہ بیگم صاحبہ ٹاپے والی گلی، امام باڑہ مرزا محمد دکی خاں پل زنگی محل، امام باڑہ نیا محل منصور نگر، امام باڑہ علی جان کٹرہ

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ابو تراب خاں ۔ امامباڑہ ملکہ زمانی پیر جلیل گولہ گنج

نوٹ ۔ متذکرہ بالا امام باڑوں کے ورثا، حضرات اگر ان امام باڑوں کی مفصل تاریخ ہم کو مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں گے تو ہم آئندہ اشاعت میں انہیں شائع کرینگے نیز جو امام باڑے اس فہرست میں نہیں ہیں اگر ہمارے علم میں لائے جائینگے تو ہم بصد شکریہ انکی اشاعت کریں گے۔

ادارہ حسینی پروانے آف حیدرآباد ۔ یو.پی
روبرو کاظمین گیٹ لکھنؤ اکبر عابدی حیدرآبادی

ناصریہ لائبریری

یہ لائبریری کتب خانہ ناصریہ کے نام سے مشہور تھا جو اس وقت ناصریہ لائبریری کہا جاتا ہے۔ یہ لائبریری (نجوا) ایکٹ گنج لال بہادر شاستری روڈ پر واقع ہے۔ اس لائبریری کے بانی علامہ سید حامد حسین صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ تھے علامہ حامد حسین صاحب قبلہ نے انتہائی جدوجہد کے ساتھ مصر کے کتب خانے سے مسلمانوں کے اہم کتابوں کی نقل حاصل کی تھی علامہ موصوف کتاب عبقات الانوار کے پہلے مصنف ہیں جس کا سلسلہ سرکار ناصر الملت اعلی اللہ مقامہ اور ان کے بعد سرکار سعید الملت اعلی اللہ مقامہ کے قلموں سے جاری رہا جسکی سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں "عبقات الانوار" کی ان کتابوں سے پوری دنیائے شیعہ کے طلباء کو مذہب حق کی تعلیم دی جاتی

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے اب اس وقت اس لائبریری کے سرپرست سرکار روح الملت مولنا سید علی نا
سعید نقوی صاحب قبلہ مجتہد ہیں یہ لائبریری مولنا سعادت حسین خاں صاحب قبلہ
و خطیب الایمان مولنا سید مظفر حسین صاحب طاہر جرولی کے زیر نگرانی شیعہ
قوم اور عوام کی خدمت کر رہی ہے اس لائبریری میں اس وقت نوے ہزار
کتب موجود ہیں یہ لائبریری شیعہ قوم کی پوری دنیا میں ایک ہی واحد لائبریری
ہے علماء عراق و ایران جب بھی ہندوستان تشریف لاتے ہیں اس لائبریری
میں کتابوں کا معائنہ کرنے کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ جو ہمارے یہاں نہیں وہ
یہاں موجود ہے یہ لائبریری نہایت شاندار ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی
ہے اس لائبریری کے بالائی حصہ پر چند سال سے خطیب الایمان بھی مقیم ہیں
اس لائبریری کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ گورنمنٹ اتر پردیش اسکے انتظامات
و تعمیر مرمت کے لئے سالانہ امداد دیتی ہے۔

شاہی اسپتال خیرات خانہ اور دارالشفاء

شاہ نصیر الدین حیدر نے عوام کی خدمت اور امداد کے واسطے ۳ عمارتیں
اور تعمیر کروائی تھیں۔

۱۔ شاہی اسپتال محلہ حیدر گنج میں کربلائے تین صاحب کے روبرو واقع ہے
۲۔ شاہی خیرات خانہ محلہ ٹوریہ گنج لب سڑک واقع ہے۔
۳۔ شاہی دارالشفاء اندرون چوک واقع ہے۔

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gya

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ :- آج سے ۲۵ سال قبل متذکرہ بالا جگہوں کا کام کسی قدر درست تھا مگر اس وقت ان جگہوں کا انتظام قابل تعریف نہیں ہے متعلقہ کمیٹی نہ ہونے کے مترادف ہے۔

راجہ ٹکیٹ رائے کی دو مساجد

راجہ ٹکیٹ رائے نواب آصف الدولہ بہادر کی حکومت میں نائب وزیر تھے راجہ ٹکیٹ رائے نے لکھنؤ میں دو مسجدیں تعمیر کرائیں۔ ایک مسجد محلہ حیدر گنج میں بہت بلند ہے جس کا گیٹ اتنا اونچا ہے کہ ایک ہاتھی معہ ہودہ اس میں سے گذر جائے اس کی مسجد کی پشت پہ مسجد کا ایک باغ بھی تھا جو اب تباہ ہو چکا ہے مسجد کی دوکانیں بھی گر چکی ہیں۔ مسجد بہت کشادہ ہے دوسری مسجد تالاب ٹکیٹ رائے کے جانب پچھم لب سڑک واقع ہے۔

لکھنؤ میں دینی مدرسے

مدرسۃ الواعظین کیننگ اسٹریٹ پہ واقع ہے اس مدرسہ کے بانی جناب راجہ صاحب بہادر آف محمود آباد تھے اور اس وقت اس مدرسہ کے سرپرست جناب مہاراجکمار امیر احمد خاں صاحب بہادر ہیں یہ مدرسہ دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ الواعظ پریس اسی عمارت میں لگا ہوا ہے جہاں سے اخبار الواعظ جاری ہوتا ہے۔

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سلطان المدارس

یہ مدرسہ کیننگ اسٹریٹ پر واقع ہے جو حسین آباد وقف کے زیر انتظام ہے مدرسہ مذہبی خدمات انجام دے رہا ہے اس وقت اس کے پرنسپل جناب مولانا سید علی صاحب قبلہ ہیں۔

شیعہ عربی کالج

یہ مدرسہ کٹورہ اسٹریٹ پر واقع ہے یہ مدرسہ شیعہ ڈگری کالج سے وابستہ ہے اور دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس وقت اس کے پرنسپل جناب مولانا سعادت حسین صاحب قبلہ ہیں۔

مدرسہ جامعہ ناظمیہ

یہ مدرسہ کٹورہ اسٹریٹ پر واقع ہے اس مدرسہ کے بانی سرکار نجم الملت اعلی اللہ مقامہ تھے اس وقت اس مدرسہ کے سرپرست جناب مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ ہیں۔ یہ مدرسہ بھی دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس مدرسہ میں یکم محرم لغایۃ ۹ محرم الحرام شاندار مجالس بھی ہوتی ہیں جنکو جناب مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ خطاب فرماتے

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

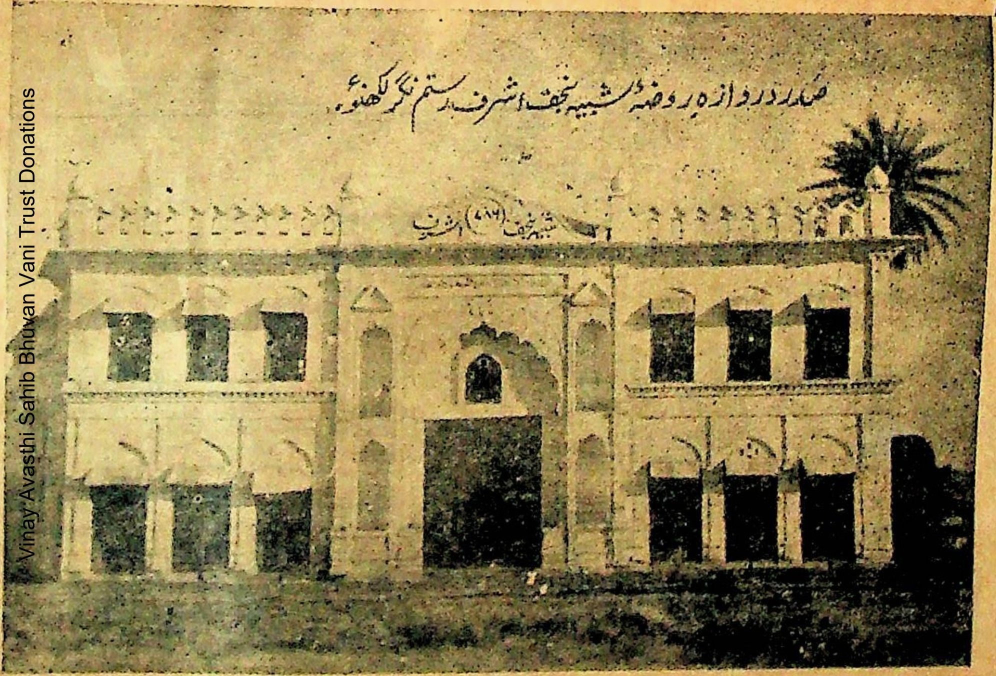

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یہ دارالسلطنت اودھ لکھنؤ کا مشہور ضلع

آگرہ ہے

جہاں شاہانِ مغلیہ کے دور کی مشہور معروف عمارتیں ہیں۔ جن میں قابلِ ذکر قلعہ، جامع مسجد، فتح پور سیکری، تاج محل، مقبرہ اعتماد الدولہ وغیرہ اور دیگر بھی بے شمار عمارات موجود ہیں۔ جس کے دیکھنے کے لئے ہر روز ہزاروں سیاح اور عوام آتے ہیں۔ جو سیر و تفریح کا مرکزی مقام بنا ہوا ہے۔

اسی سرزمین آگرہ کے ایک گوشہ میں ایک گوہر بے بہا بھی پوشیدہ ہے جس کی ضیا پاشیاں تمام شہر آگرہ کو روشن و منور کیے ہوئے ہے۔ جن کی نورانی چوکھٹ پہ ہزاروں زائرین کی پیشانیاں سجدہ ریز نظر آتی ہیں۔ جن کے دامنِ امید بارگاہ شہید سے بہرہ مند ہوتے آ رہے ہیں۔ وہ ہیں ہمارے اور آپ کے :-

حضرت قاضی سید نور اللہ شوشتری شہید ثالث علیہ الرحمہ (آگرہ)

عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کی اکثریت کی صحبت کا اثر اکبر پر اتنا پڑ چکا تھا کہ حکم شاہی سے نماز جماعت اور آذان موقوف کر دیئے گئے تھے۔ احمد، محمد، مصطفےٰ وغیرہ الفاظ کا سننا بھی اکبر کو گوارہ نہ تھا۔ حتیٰ کہ دربار میں جن آدمیوں کے ناموں میں یہ الفاظ موجود تھے اُن کو بدل کر رحمت یا اسی قسم کے اور الفاظ استعمال کیے جاتے تھے۔ مثلاً محمد خاں کی جگہ رحمت خاں وغیرہ مسلمانوں کو حکم

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دیا گیا تھا کہ وہ کتے اور سؤر پالیں۔ حلال جانوروں کا گوشت حرام کر دیا گیا تھا
ڈاڑھیاں منڈوانے کا حکم عام تھا۔ شراب جائز۔ فاتحہ اموات لغو۔ چچا۔ ماموں اور
قریبی اعزا کی بیٹیوں سے نکاح ناجائز۔ طلائی۔ ریشمی کپڑے پہننا لازمی۔ نماز۔ روزہ
حج وغیرہ جملہ ارکان اسلام ممنوع۔ نماز عیدین بند۔ ان کی جگہ جلوس کے دن اظہار
مسرت۔ سنہ ہجری کا حساب موقوف۔ اور اس کی جگہ سنہ الٰہی۔ عربی پڑھا جانا عیب
فقہ حدیث پڑھنے والوں پر طعن۔ عربی زبان کے حروف۔ ث، ح، غ، ص، ض، ظ
ق خارج۔ عبداللہ کی جگہ ابدالہ جو اکبر کو پسند تھا۔ اکبر نے آتش پرستی شروع کر دی
تھی۔ قمار بازی عام کر دی تھی۔ اکبر بجائے مغرب کے مشرق کی طرف سجدہ کرتا تھا
اس لئے کہ آفتاب مشرق سے طلوع ہوتا ہے وغیرہ۔ وغیرہ۔ مختصر یہ کہ ایک طرف
تو اکبر مذہب سے دُور ہو چکا تھا۔ اور دوسری طرف ہوا پرست علما اور بدباطن
لوگوں کے ہاتھوں رعایا تنگ تھی۔ دربار میں جو تھوڑے سے دیندار تھے بس
انھیں یہ فکر تھی کہ شہنشاہ اکبر کو کس طرح صحیح راستہ پر لائیں۔ مثلاً حکیم فتح گیلانی
حکیم ہمام ابوالفضل فیضی وغیرہ۔ چنانچہ حکیم فتح گیلانی نے قاضی سید نوراللہ شوشتری
کا اکبر سے غائبانہ تعرف کرایا اور اکبر نے قاضی صاحب کو بلانے کی خواہش ظاہر کی
چنانچہ آغاز ۹۹۶ھ قاضی صاحب ہندوستان تشریف لائے۔ قاضی صاحب کو معلوم
تھا کہ مجھے ہندوستان آنے کی دعوت کیوں دی گئی ہے۔ انھیں حکیم فتح گیلانی نے مراسلات
کے ذریعہ پہلے ہی ہندوستان کے حالات بتا دیئے تھے۔ قاضی صاحب نے بالاعلان
اپنی شیعیت کا اعلان کیا اور مذہب امامیہ کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے جس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ جو لوگ بلائے تقیہ میں گرفتار تھے انھوں نے بھی اپنی شیعیت کو ظاہر کر دیا اور

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gya

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کثیر تعداد میں لوگوں نے مذہب امامیہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب "مجالس المومنین" کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مختلف مقامات مثلاً لاہور، کشمیر، دہلی، ملتان، گجرات اور سندھ میں جو تقیہ میں چھپے ہوئے تھے وہ علانیہ نمایاں ہو گئے۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہے کہ آج ہندوستان میں جو کثیر تعداد شیعوں کی ہے یہ سب نتیجہ قاضی صاحب علیہ الرحمتہ کے فیض روحانی کا ہے۔

ہندوستان میں پہلی بار محفل میلاد النبیؐ

قاضی صاحب نے اکبر کو آمادہ کیا کہ وہ محفل میلاد النبیؐ منعقد کرے چنانچہ فتح پور سیکری میں پہلی بار بڑے پیمانہ پر محفل میلاد النبیؐ قاضی صاحب اور ان کے احباب کی کوششوں کا نتیجہ تھا جس کا ذکر کتاب سیر المتاخرین میں ہے۔ چنانچہ حاسدوں میں سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔ اکبر کے دربار کے دو مخصوص آدمی جن کی وجہ سے اکبر اور اس کی سلطنت کے حالات ابتر ہو گئے تھے۔ وہ دونوں بزرگ شیخ عبداللہ مخدوم الملک اور عبدالنبی صدر الصدور تھے ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں کہ ان دونوں میں ایک جس فعل کو حرام بتلاتا تھا۔ دوسرا اسی کو حلال کہہ دیتا تھا۔ ان دونوں کی کشاکش کے نتیجہ ہی میں شہنشاہ اکبر کا اعتقاد اور اسلام سے منحرف ہو گیا تھا مگر قاضی صاحب کی کوششوں سے اکبر تیز رفتاری کے ساتھ پھر اسلام کی طرف لوٹنے لگا۔ دربار میں آزادانہ مذہبی مباحثے ہونے لگے۔

قاضی صاحب کا شجرہ

قاضی سید نور اللہ۔ شہر شوشتر (ایران) میں سنہ ۹۵۶ھ میں پیدا ہوئے آپ کا

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

خاندان ایران کے سربرآوردہ مجتہدین کے خاندانوں سے تھا آپ کے آباؤ اجداد اہل تصنیف تھے۔ آپ امام زین العابدین ؑ کی ۲۷ ویں اولاد تھے۔

قاضی نور اللہ ابن شریف ابن ضیاء الدین نور اللہ ابن محمد شاہ ابن مبارز الدین ابن الحسین ابن نجم الدین محمود ابن احمد ابن الحسین ابن الحسین ابن محمد ابن ابی المفاخر ابن علی ابن احمد ابن ابی طالب ابن ابراہیم ابن یحییٰ ابن الحسین ابن محمد ابن ابی علی ابن حمزہ ابن علی المرعش ابن عبداللہ ابن محمد الملقب بالسلیق ابن الحسن ابن الحسین الاصغر امام زین العابدین ؑ۔

مخدوم الملک اور عبدالنبی کا حشر

شہنشاہ اکبر کو شیخ عبداللہ مخدوم الملک اور عبدالنبی صدر الصدور سے ان کے غلط طریقہ کار سے اس درجہ نفرت ہو گئی تھی کہ وہ ان دونوں کو دیکھنا تو درکنار ہندوستان میں رہنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ تم دونوں مکہ چلے جاؤ ہندوستان کو خالی کر دو۔ چار و ناچار ان دونوں کو ہندوستان چھوڑنا پڑا۔ مکہ معظمہ پہونچکر ان دونوں نے بالاعلان اکبر کی برائیاں شروع کر دیں۔ اسی دوران ان کو خبر ملی کہ اکبر کا چچا زاد بھائی محمد حکیم مرزا باغی ہو کر لاہور کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اس خبر سے انھیں اپنے اقتدار کی دوبارہ امید ہوئی اور وہ ہندوستان پہونچے کہ حکیم مرزا کا ساتھ دیں جب احمد آباد پہونچے تو انھیں معلوم ہوا کہ محمد حکیم مرزا کو شکست ہوئی۔ اکبر کو

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بھی مخدوم الملک اور صدرالصدور کے باغیانہ خیالات کی اطلاع مل چکی تھی چنانچہ
ان دونوں کو گرفتار کر لیا۔ مخدوم الملک تو جالندھر ہی میں خوف سلطانی سے
فوت ہو گئے۔ اور عبدالنبی صدرالصدور کو دربار اکبری میں لایا گیا اور راجہ ٹوڈرمل
کی نگرانی میں دفتر خانہ کی کچہری میں دو سال قید رہے۔ اور ۹۹۲ھ قید خانہ
میں ختم ہو گئے (از منتخب التواریخ)

دربار اکبری میں آفتاب علم

اکبر کے دربار میں قاضی صاحب نے اپنے علم کا سکہ بٹھا دیا ہی تھا
میں اکبر کو یہ اطلاع ملی کہ معین الدین قاضی ضعیف العمر ہو جانے کی وجہ سے
صحیح کام کرنے سے معذور ہیں۔ رشوت ستانی کا بازار گرم تھا جس سے رعیت عاجز
تھی۔ مرزا فولاد برلاس کا واقعہ بھی ہو چکا تھا چنانچہ اکبر نے لاہور پہنچکر جناب
قاضی صاحب کو قاضی القضات مقرر کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں قاضی صاحب
علیہ الرحمۃ کے انصاف و حق پرستی کا ڈنکا بجنے لگا ہر خاص و عام خواہ موافق ہو
یا مخالف ان کے فیصلے سے راضی رہتا۔ اکبر بھی مطمئن تھا اور کبھی مداخلت نہ کرتا
تھا۔ گو قاضی صاحب کی ہر دلعزیزی متعصبین یعنی بخارا کی طرح کھٹکتی ہی تھی لیکن
اکبر کی عالی دماغی کے سامنے متعصبین مجبور و لاچار تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہنشاہ
اکبر نے قاضی صاحب کو ذمہ دار بندوبست بھی مقرر کر دیا اور قاضی صاحب نے اس
اہم کام کو بھی اس خوبی سے انجام دیا کہ صفحات تاریخ کو ان کی مدح سرائی کرنی پڑی۔ اب
وہ زمانہ تھا کہ قاضی صاحب کے گروہ کے علماء اور فضلاء یکے بعد دیگر جدا ہو چکے تھے اب
شرود قت تھا نہ ابوالفتح گیلانی موجود تھے نہ حکیم شاہ فتح اللہ شیرازی نہ شیخ مبارک

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور نہ ان کے صاحبزادے۔ اب تنہا قاضی صاحب تھے جن کے ذمہ ملک کی پوری ہدایت تھی اور متعصب اور خود غرض علما۔ کا مقابلہ اکبری دور کا آخری زمانہ تھا۔ رفتہ رفتہ وہ دن آہی گیا کہ ۱۰۱۴ھ میں اکبر نے انتقال کیا اور اس کا بیٹا سلیم تخت نشین ہوا جس نے جہانگیر کا لقب اختیار کیا۔

جہانگیر کی تخت نشینی

جہانگیر شروع ہی سے عیش پسند اور آرام طلب تھا۔ سیر و شکار کا شوقین اور مے نوشی میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا۔ تاریخ جلوس ۱۲ جمادی الثانی اور پنجشنبہ بعمر ۳۷ سال ہے۔

جلوس کے وقت دربار میں علاوہ دیگر امرا و وزرا کے مرزا غیاث بیگ اور سید فرید بخاری بھی تھے جو مذہب شیعہ رکھتے تھے۔

مرزا غیاث بیگ جو نور جہاں کے والد تھے اور عہدہ وزارت پر فائز تھے۔

بعد جلوس جہانگیر نے فرید بخاری کو میر بخشی کا۔ اور مرزا غیاث بیگ کو اعتماد الدولہ کا خطاب عطا کیا۔

قاضی صاحب کا زمانہ مشکلات

اکبر کے انتقال کے بعد جہانگیر کے دربار کا رنگ اور تھا۔ دربار اکبری کی تمام خوبیاں محو ہو چکی تھیں۔ شراب خوری تن پروری یہ اس کے مشاغل تھے اور مملکت سے بے خبر۔

نور جہان کے عشق اور شیر افگن کو قتل کر کے اس کے حاصل کرنے کی

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اُدھیڑبن میں اپنے جلوس کے پہلے روز سے پڑا ہوا تھا چنانچہ میدان خالی پاکر متعصب لوگوں کو موقعہ ملا۔ اکبر کے زمانہ میں بھی قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کی شکایت اکبر تک پہونچائیں گئیں مگر اکبر کے تدبر نے کبھی اس کا موقعہ نہیں دیا کہ لغو شکایات پر کوئی ضرر قاضی صاحب کو پہونچایا جا سکتا۔ لیکن بے خبر اور سلطنت سے غافل جہانگیر کے پاس بدباطن درباریوں نے زیادہ آزادی سے شکائتیں پہونچائیں اور کمزور طبیعت بادشاہ جہانگیر ان شکایات سے متاثر ہو گیا۔

قاضی صاحب کو شہید کرانے کی منظم سازش

جہانگیر کو تخت سلطنت پر بیٹھے ۸ سال گذر چکے تھے اور اس دوران قاضی صاحب کے خلاف بہت سی کارروائیاں کی گئیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی تھی آخر کار مخالفین نے ایک آدمی کو آمادہ کیا کہ وہ قاضی صاحب کی شاگردی اختیار کرے چنانچہ وہ آدمی قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کے پاس آیا اور خود کو شیعہ ظاہر کر کے شاگردی کی خواہش کی اور شاگرد ہو گیا۔ رفتہ رفتہ قاضی صاحب کو اس پر اتنا اعتماد ہو گیا کہ آپ اپنی کتابیں۔ مجالس المومنین اور احقاق الحق وغیرہ جو اس زمانہ میں لکھ رہے تھے اس نئے شاگرد سے لکھوانی شروع کیں اور اس شخص نے ان تصانیف کی نقلیں خفیہ طریقہ سے کر کے مخالفین تک پہونچانا شروع کیں ایسے موقعہ پر مخالفین نے ایک ایسا مضمون جو جہانگیر کو مشتعل کر سکتا تھا تیار کر کے اس شاگرد کے ذریعہ قاضی صاحب کی کتاب میں تحریر کرا دیا۔ جس کا کوئی بھی ربط کتاب سے نہ تھا مگر اس مضمون نے شراب خوار بادشاہ جہانگیر کے قلب سے نشہ کی حالت میں مخالفین

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کے مقصد کو پورا کر دیا۔ جب یہ عبارت کتاب میں تحریر ہو گئی تب دشمنوں نے فریبی شاگردی کے ذریعہ کتاب کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور پھر انھیں لوگوں نے ایک کمیٹی بنا کر ایک محضر تیار کیا جس پر تقریباً ۵۰۰ آدمیوں کے دستخط ہوئے جس میں ۴ سزائیں تحریر کی گئیں۔

۱۔ خاردار درّے لگوائے جائیں۔

۲۔ گدّی سے زبان نکلوا دی جائے۔

۳۔ سیسہ پگھلوا کر پلوایا جائے۔

۴۔ سر تن سے جدا کیا جائے

جس جگہ یہ محضر تیار کیا گیا تھا وہ ایک مسجد ہے جو سکندر لودھی کے نام سے مشہور ہے اور کلکٹری کچہری آگرہ کے پاس ہے۔

جہانگیر نے بلا سوچے سمجھے قوت نشہ شراب کی بدمستی میں اس حکم پر دستخط کر دیے۔ اب کیا تھا سلسلۂ سیادت کا ایک تابندہ گوہر معرض زوال میں آ گیا۔ مدتوں سے جو بخار متعصبین کے دلوں میں گھٹا ہوا تھا اس کے دور ہونے کا وقت آ گیا تھا۔

جلادوں کے پہرے میں آپ بے رحم محافظوں کے سامنے پیش کیے گئے اور آپ کو قتل کی خبر سنائی گئی۔

سرزمین آگرہ پر اس عالم دین کا جو اپنے زمانہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کا بہترین شاندار نمائندہ تھا اور ملک ہندوستان کے باشندگان کی خدمت حقیقی کے لئے اپنے اہل و عیال سے دور ترک وطن کر کے بحیثیت مہمان بلایا گیا تھا

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اپنے خاندان کے شہدائے ماسلف کی روایات کو شہید ظالم ہو کر پورا کرے۔

قاضی صاحب نے سبب قتل دریافت کیا۔ مگر انھیں نہیں بتایا گیا
وقت عصر تھا اور ۱۸ جمادی الآخر ۱۰۱۹ھ روز جمعہ آپ نے نماز ادا کرنے
کی طہارت چاہی جو بدقت تمام دی گئی بعد فراغت نماز اس شہید راہ خدا نے سر تسلیم
جھکا دیا اور ظالم کی تمام منزلیں اپنے اوپر طے کرائیں۔ شہید کی لاش مبارک بے گور و کفن
کئی روز تک ایسی جگہ پڑی رہی جو شہر سے باہر صرف مقام تھا۔ اور اس بات
کا اہتمام کیا گیا تھا کہ کسی کو اس واقعہ کی اطلاع نہ ہو۔ اور اگر ہو بھی جائے تو کوئی لاش
مبارک تک جانے نہ پائے۔ کئی روز بعد اکبرآباد میں ایک ایرانی شیعہ سردار نے خواب میں
سیدۂ عالمیہ کی زیارت کی اور جن کی زبانی اُسے حکم ملا کہ آگرہ جا۔ اور میرے فرزند کی
لاش جو بے گور و کفن پڑی ہوئی ہے اُسے دفن کر۔ چنانچہ یہ مردِ مومن اپنے چند ہمراہیوں
کے ساتھ آگرہ آیا۔ اور جہانگیر سے لاش کو دفن کرنے کی اجازت لی۔

سید اجو بخاری جن کا ذکر مجالس المومنین میں خود قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے جو قاضی صاحب کے گہرے دوست تھے انھوں نے قاضی صاحب کی نماز
جنازہ پڑھائی اور لاش مبارک کو سپرد خاک کیا۔

سید اجو بخاری [illegible] نے فیصلہ کیا کہ میں اپنی تمام عمر قاضی صاحب کی قبر
کی مجاوری ہی میں بسر کروں گا۔ مگر انھیں بھی مخالفین نے اس کا موقعہ نہ دیا اور ان
بزرگ کو مجبور کیا کہ وہ [illegible] ریاست دھول پور چلے جائیں۔

چنانچہ سید صاحب دھول پور چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ اور
وہیں دفن ہوئے۔

anaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaa

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

قطعات تاریخ شہادت

میر نور اللہ عالی انتساب
زین زمانہ با دل آگہ شدہ
سال رحلت مظہر الحق زد رقم
عدل بجائے میر نور اللہ شدہ

سنہ ۱۰۱۹ھ

خاک بر اطفائے نور اللہ کرد
قرۃ العین نبی را سر برید
سال قتل حضرتش ضامن علی
گفت نور اللہ سید شد شہید

سنہ ۱۰۱۹ھ

مزار مقدس کی مرمت اور تعمیر نو

شہادت کے بعد ۱۶۸ سال تک قاضی صاحب کی قبر کسمپرسی کے عالم میں پڑی رہی۔ سنہ ۱۱۸۸ھ میں نواب منصور موسوی نیشاپوری نے قاضی صاحب کا مقبرہ تعمیر کرایا۔ اور مزار اقدس کے گرد ایک چہار دیواری کھنچوا کر ایک باغ لگوایا۔ نواب محمد منصور نیشاپوری، نواب شجاع الدولہ بہادر کے زمانہ میں نواب مرزا نجف خاں کے توسل سے اکبر آباد کے صوبیدار تھے۔ اسی زمانہ میں تعمیر مقبرہ قاضی صاحب ہوا۔ رفتہ رفتہ زمانہ بدل گیا اور مومنین ہندوستان کی توجہ مزار

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اقدس قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کی جانب بڑھتی گئی، کبھی انجمن معین الزائرین کے نام سے مزار کی خدمت مومنین نے شروع کی اور کبھی انجمن نظام التعمیر کے نام سے، یہاں تک کہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو انجمن یادگار شہید ثالث علیہ الرحمۃ کے نام سے ایک بڑا جلسہ مزار اقدس پر منعقد ہوا جس میں سرکار ناصر الملۃ کی سرپرستی میں ہندوستان کے تمام علماء فضلا، مہاراجگان، رؤسا، امرا، اور غربا سب ہی نے اپنی حسب حیثیت حصہ لیا جس کے نتیجہ میں آج مزار شہید ثالث جس شان کے ساتھ نمایاں ہے وہ آپ کے روبرو ہے۔ سرکار ناصر الملۃ کے بعد سرکار سعید الملت نے اس کمیٹی کی سرپرستی فرمائی اور آج روح الملت مولانا سید علی ناصر سعید صاحب قبلہ اس کے سرپرست ہیں۔ اور کمیٹی کے صدر خطیب الایمان سید مظفر حسین صاحب طاہر جرولی اور سکریٹری جناب مولانا سعادت حسین خاں صاحب قبلہ ہیں، کمیٹی کے ماتحت مزار قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت انجام دی جارہی ہے اور اس خدمت میں ملک کا ہر شیعہ حصہ لے رہا ہے

جزاک اللہ خیر الجزا

شہید ثالث کی تصانیف

حاشیہ تفسیر بیضاوی (عربی) حاشیہ دیگر بر بیضاوی (عربی) رسالہ انس التوحید فی تفسیر آیت العدل والتوحید (عربی) رسالہ در تفسیر آیۂ انما المشرکون نجس (عربی) رسالہ در تفسیر آیہ رویا (عربی) رسالہ در تفسیر آیۂ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام (عربی) رسالہ ادعیہ (عربی) شرح دعائے صباح منقول از حضرت امیر المومنین (فارسی) شرح مشکوۃ المصابیح (عربی) النظر سلیم شرح مقدمۃ المصابیح رسالہ در قضیات عمد شجاع۔

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

چند مشہور جلوسہائے عزا

یوں تو لکھنؤ میں تقریباً ڈیڑھ ہزار جلوس ہائے عزا پورے سال برآمد ہوتے ہی رہتے ہیں. مگر ہم صرف مخصوص و مشہور چند جلوس ہائے عزا کی فہرست ذیل میں پیش کر رہے ہیں :۔

- یکم محرم جلوس ضریح اقدس امام باڑہ آصفی سے امام باڑہ حسین آباد۔
- ۷ محرم جلوس مہندی دکٹوریہ اسٹریٹ سے گولہ گنج " جلوس مہندی امام باڑہ آصفی سے امام باڑہ حسین آباد " علم مبارک قصر حسینی بلوچپورہ سے امام باڑہ ناظم صاحب :۔
- ۸ محرم۔ علم مبارک روضہ کاظمین ع سے درگاہ حضرت عباس ع " علم مبارک کربلائے عباس باغ۔ ہردوئی روڈ سے دریا والی مسجد " علم مبارک دریا والی مسجد سے امام باڑہ غفرانمآب۔
- ۹ محرم۔ علم مبارک امام باڑہ ناظم صاحب سے درگاہ حضرت عباس ع۔ علم مبارک وزیر باغ سے درگاہ حضرت عباس ع۔
- ۱۰ محرم۔ ضریح اقدس امام باڑہ حسین آباد سے روضہ کاظمین ع " علم مبارک مقبرہ گولہ گنج سے کربلائے ملکہ جہاں، علم مبارک، وزیر گنج سے کربلائے تال کٹورہ۔
- ۱۶ صفر۔ ضریح اقدس کشمیری محلہ سے روضہ کاظمین ع۔
- ۲۰ صفر۔ علمہائے مبارک مقبرہ گولہ گنج اور وزیر گنج " وزیر گنج سے کربلائے تال کٹورہ۔

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

- ۲۸ صفر ضریح اقدس پہلی کوٹھی حیدر گنج سے کربلائے تین صاحب۔
- ۷ ربیع الاول۔ علم مبارک امام باڑہ ناظم صاحب سے روضہ کاظمین ع۔
- ۸ ربیع الاول۔ چپ تعزیہ امام باڑہ ناظم صاحب سے روضہ کاظمین ع۔
- ۲۸ رجب۔ شربت سے سید الشہدا کا سفر کربلائے دیانت الدولہ سے درگاہ حضرت عباس ع
- ۱۹ رمضان شبیہ گلیم، مسجد کوفہ کاظمین سے پل فرنگی محل۔
- ۲۱ رمضان۔ شبیہ تابوت مولا علی ع روضہ رستم نگر سے کربلائے تال کٹورہ۔

چند مشہور یوم ہائے غم

یوں تو ہمیشہ ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ جلوس ہائے عزا آتے اور جاتے ہی رہتے ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ جن مخصوص مقامات پہ جلوس ہائے عزا مشترکہ طور پہ سیکڑوں کی تعداد میں آتے ہیں اور مظاہرہ غم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے

- ۱۰ محرم۔ اندرون کربلائے تال کٹورہ۔
- ۱۲ محرم۔ اندرون حضوری کی بغیہ [illegible]
- صفر المظفر کا پہلا اتوار۔ امام باڑہ جہانگیر آباد (بیت المال) ٹھاکر گنج۔
- ۲۰ صفر المظفر۔ کربلائے تال کٹورہ۔
- ۲۲ صفر المظفر۔ کربلائے تین صاحب حیدر گنج۔
- ۸ ربیع الاول۔ روضہ کاظمین ع۔ اور کربلائے دیانت الدولہ۔
- ۳ جمادی الثانی۔ شبیہ روضہ فاطمین ع۔

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

- ۲۱ رمضان المبارک۔ کربلائے تال کٹورہ۔
- ۸ شوال۔ شبیہ کاظمین۔
- ہر پنجشنبہ۔ اور تو چند باں۔ مختصر یہ کہ درگاہ حضرت عباسؑ میں ہمیشہ ہی مظاہر غم ہوتے رہتے ہیں۔ جن کا شمار مشکل ہے۔

نوٹ:۔ میں ایک پردیسی ہوں۔ جہاں تک میری معلومات ہے اپنی معلومات کے تحت اشاعت کر رہا ہوں۔ اگر کہیں پر کمی ہو تو اضافہ فرمالیں اور میری غلطی کو معاف فرمائیں۔

اکبر عابدی۔ حیدرآبادی

حیدرآباد کی چند مشہور محافل

یوں تو ۹ ربیع الاول کو بے شمار محافل منعقد ہوتی ہیں مگر چند مشہور محافل خاص طور پر مندرجہ ذیل ہیں:۔

- مقبرہ عالیہ گولہ گنج۔ روضہ کاظمین۔ کربلائے دیانت الدولہ۔ عقب روضہ کاظمینؑ۔ (رستم نگر گنج) سعادت گنج۔ نصیر منزل۔ نخاس۔

شیعہ ڈگری کالج

شیعہ ڈگری کالج (لکھنؤ) ڈالی گنج میں واقع ہے اس کالج کی عمارت نہایت شاندار اور وسیع ہے۔ جس طرح یو۔پی میں علی گڈھ مسلم یونیورسٹی۔ بنارس میں ہندو یونیورسٹی۔ اور لکھنؤ میں یونیورسٹی کا پوزیشن بلند ہے۔ اسی پوزیشن پر شیعہ ڈگری کالج ہے۔ یہ کالج ایک بورڈ کے ماتحت عوامی طلباء کی خدمت اور

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اُن کے تعلیمی معیار کو بلند کر رہا ہے۔

صدر جناب سید علی ظہیر صاحب بارایٹ لاء اور سکریٹری جناب سید مظفر حسین صاحب طاہر جرولی ہیں۔ اس کی ایک برانچ وکٹوریہ اسٹریٹ پر بھی ہے جس کو سنی برانچ شیعہ کالج کہتے ہیں۔

امسال اس کی تعمیر نو میں سرکار سعید الملت ہال بہت کشادہ تعمیر ہوا ہے جس میں ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہو سکتا ہے۔

سابق وزیر تعلیم مسٹر عمار رضوی اس کالج کے پرنسپل ہیں۔ اس وقت سنی برانچ کے پرنسپل جناب مولانا مرزا محمد اطہر صاحب قبلہ ہیں۔

سورۂ فاتحہ کی استدعا

جناب مرزا محمد سلطان صاحب سابق صدر ادارہ تحفظ عزا لکھنؤ کی اہلیہ محترمہ نے بتاریخ ۲۴ ستمبر ۸۰ء کو انتقال کیا۔ مرحومہ کی لاش کربلائے نواب امداد حسین خاں میں سونپی گئی ہے۔ مومنین کرام ایک دو سورۂ فاتحہ سے مرحومہ کی روح کو سرفراز فرمائیں۔

ادارہ

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

(۷) اہم اعلانات

- ۸ محرم۔ علم مبارک ۷ بجے صبح روضہ کاظمینؑ سے برآمد ہو کر درگاہ حضرت عباسؑ جاتا ہے۔ (زیرِ اہتمام انجمن سپاہ حسینی)
- ۹ ربیع الاول۔ محفل عید زہراؑ ۸ بجے صبح اندرون کربلائے دیانت الدولہ منعقد ہوتی ہے۔ (زیرِ اہتمام انجمن خنجر فیروز)
- ۱۲ رجب۔ شبیہ تابوت امام موسیٰ کاظمؑ ۸ بجے شب کربلائے دیانت الدولہ سے برآمد ہو کر روضہ کاظمینؑ جاتا ہے۔ (زیرِ اہتمام انجمن سپاہ حسینی)
- ۲۹ ذیقعدہ۔ شبیہ تابوت امام محمد تقیؑ ۸ بجے شب کربلائے دیانت الدولہ سے برآمد ہو کر روضہ کاظمینؑ جاتا ہے۔ (زیرِ اہتمام انجمن سپاہ حسینی)
- ۱۸ ذوالحجہ۔ محفل عید غدیر ۸ بجے شب اندرون کربلائے دیانت الدولہ منعقد ہوتی ہے۔ (زیرِ اہتمام پرانی انجمن جوہر ایمان)
- ۲۶ ذوالحجہ۔ محفل فیروزہ ۸ بجے شب اندرون کربلائے دیانت الدولہ منعقد ہوتی ہے۔ (زیرِ اہتمام انجمن خنجر فیروز)
- ۲۸ ستمبر۔ محفل بزم تشکر اندرون کربلائے دیانت الدولہ منعقد ہوتی ہے۔ (زیرِ اہتمام ادارہ تحفظ انسانیت)

اعلانات منجانب

علی مرزا انقلابی لکھنوی

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

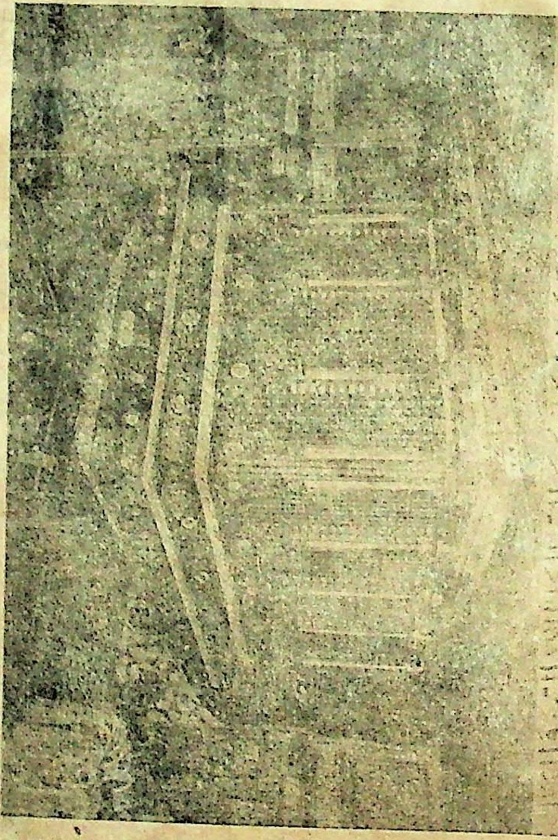

[illegible]

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

D. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K